جملہ حقوق محفوظ ہیں

ریاست کپورتھلہ

لالہ گوجر مل پبلشر و بک سیلر کپورتھلہ

مطبع ... پرنٹنگ پریس کپورتھلہ قیمت 6-6

سرکار حضور انور مہاراجہ کپورتھلہ

بچو! ریاست کپورتھلہ کا مختصر حال تم پہلی جلد میں پڑھ چکے ہو۔ جس میں ہمارے آقائے نامدار کا بچپن۔ ان کا طرز حکومت اور دیگر واقعات کا بیان درج ہے۔ سرکار والا کی زندگی کے متعلق یہ مختصر سے اوراق نہ تو سوانح حیات ہی کہے جا سکتے ہیں اور نہ ہی یہ اُن کی شخصیت اور کردار کو تفصیلی طور سے بیان کرنے کی مکمل سعی ہے۔ بلکہ یہ ایک ہر دلعزیز ہندوستانی حکمران کی زندگی کے متعلقہ اہم حقائق کا مجموعہ ہے۔

۲۴۔ نومبر ۱۸۷۲ء کو والا حضرت مہاراجہ جگجیت سنگھ صاحب والئے کشور کپورتھلہ پیدا ہوئے۔ آپ اس وقت والیان ریاست ہائے ہند میں۔ بزرگ ترین ہستی تسلیم کئے جاتے ہیں۔ سرکار والا کے والد محترم مہاراجہ کھڑک سنگھ

قسم کی برکتیں نازل ہیں اور ہر شخص آرام و راحت کے ساتھ زندگی بسر کر رہا ہے۔ سری حضور انور کی انصاف پسندی اور انسانی ہمدردی بھی اپنا جواب نہیں رکھتی۔ ریاست کی سینکڑوں بیواؤں اور یتیموں کے لیے سری حضور انور نے وظیفے مقرر کر رکھے ہیں۔ رحمدلی کا یہ حال ہے کہ ریاست میں سزائے موت بالکل منسوخ کر رکھی ہے۔ اور جب کبھی سری حضور انور جیل کے معائنہ کے لئے تشریف لے جاتے ہیں۔ تو وہ تین قیدیوں کو ضرور رہا کر دیتے ہیں۔

مختلف وائسرائے صاحبان نے وقتاً فوقتاً سرکار والا کو ایک ترقی یافتہ حکمران کی حیثیت سے خراج تحسین ادا کیا ہے۔ مہاراجہ کا آبائی خطاب ہز ہائینس - جی - سی - ایس - آئی کا اعزاز شہنشاہ جارج پنجم نے ۱۹۱۱ء کے دہلی دربار کے موقعہ پر سرکار والا کو عطا فرمائے۔ اور جنگ عظیم کے اختتام پر حضور والا

کو جی۔سی۔آئی۔ای کا خطاب ملا۔ اور
۱۹۲۷ء میں جشنِ زرّیں کے موقعہ پر آقائے
نامدار کو جی۔بی۔ای کا خطاب عطا ہوا۔

۱۹۱۸ء میں ریاست کی جنگی خدمات
کے پیشِ نظر سرکار والا کی سلامی ۱۱ ضرب
انواپ کی بجائے ۱۳ ضرب انواپ کی گئی۔
اور بطور ذاتی اعزاز انہیں ۱۵ ضرب انواپ
کی سلامی کا امتیاز حاصل ہوا۔

۱۹۲۴ء میں سرکار برطانیہ سے دوستی اور
وفاداری کے مزید صلے کے طور پر مبلغ ایک
لاکھ اکتیس ہزار روپیہ کا خراج بھی معاف
کیا گیا۔

فیلڈ مارشل لارڈ برڈوڈ کی سفارش پر
سرکار والا کو ہندوستانی فوج کی ۴۵ویں سکھ
پلٹن میں آنریری کرنیل کا عہدہ عطا کیا گیا۔
اور ۱۹۴۳ء میں بریگیڈیر کا عہدہ ملا۔

بیرونی ممالک میں حضور اعلےٰ کی ہر دلعزیزی
اور بے مثال شہرت اس سے نمایاں ہے کہ
۱۹۲۴ء میں حکومت فرانس نے آپ کو گرانڈ

گراس آف لیجن ڈی آنر کا اعزاز دیا۔ اور اٹلی۔ سپین و دیگر مختلف ممالک ایشیا یورپ و جنوبی امریکہ نے بھی سرکار والا کو عظیم ترین اعزازات دیئے۔

۱۹۲۶ء و ۱۹۲۷ء و ۱۹۲۹ء میں سرکار والا نے انجمن اقوام کے اجلاس منعقدہ جنیوا میں ہندوستان کی نمائندگی کی اور ۱۹۳۱ء کی لندن میں منعقدہ گول میز کانفرنس کے دوسرے اجلاس کے بھی آپ رکن منتخب کئے گئے۔

۵۴ سال کے طویل عہد حکومت میں سرکار والا نے اپنی ریاست کی ترقی اور رعایا کی فلاح کے لئے ہر ممکن کوشش کی ہے۔ محکمہ جات تعلیم، تعمیرات اور طبی پر ریاست کی مجموعی آمدنی کا ۲۵ فی صدی خرچ کیا جا رہا ہے۔ نواحی اضلاع کے مقابلے میں ریاست میں تعلیمی درسگاہوں کی تعداد زیادہ ہے۔ نیز سکول میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبا کی اوسط بھی مقابلتہً زیادہ ہے +

۱۹۰۰ء میں شعبہ تعلیم پر محض ۲۲ ہزار

روپیہ سالانہ خرچ تھا ۔ لیکن ۱۹۲۵ء سے
اس سلسلہ میں مبلغ دو لاکھ روپیہ سالانہ
صرف ہوتے ہیں ۔ جملہ قصبات اور ۴ میل
کے قطر کے اندر اندر دیہات میں خیراتی
شفاخانے جاری ہیں ۔ تاکہ رعایا کو مناسب
طبی امداد مل سکے ۔
زمینداران کے مالی اور اقتصادی مفاد کی غرض
سے ریاست کے مختلف دیہات میں ۲۸۰
کے قریب انجمنہائے امداد باہمی قائم کی گئی
ہیں جو نہایت کامیابی سے چل رہی ہیں ۔
سری حضور انور کو رفاہ عام کے کاموں
سے بڑی دلچسپی ہے ۔ ریاست کی آمدنی کا
اکثر حصہ محکمہ جات تعلیم و حفظان صحت
و صنعت و حرفت و زراعت کی ترقی پر خرچ
کیا جاتا ہے ۔
ریاست میں لازمی تعلیم جاری ہے ۔ دیہات
کی صفائی اور ترقی و بہبودی کے لئے ایک
جدا محکمہ دیہات سدھار قائم کیا گیا ہے ۔
اور ریاست کی زرعی ترقی کے لیئے ایک علیحدہ محکمہ

زراعت ہے

سری حضور انور نے ریاست کی صنعتی ترقی پر بھی خاص توجہ مبذول فرمائی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں ریاست میں شکستہ سازی کے دو عظیم الشان کارخانے پھگواڑہ اور ہمیر کے مقامات پر جاری ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ کپاس بیلنے۔ برف بنانے۔ چمڑہ سازی۔ لوہے اور بجلی کا سامان تیار کرنے کے کارخانے جاری کئے گئے ہیں۔ حال ہی میں ہمیرہ میں شراب بنانے کا کارخانہ بھی تیار ہوا ہے۔ ان کارخانہ جات سے ریاست کی خوشحالی بڑھ گئی ہے۔ مزدور۔ ملازم پیشہ اشخاص کے لئے کسب معاش کا اچھا ذریعہ پیدا ہو گیا ہے۔

سری حضور انور ہندو۔ مسلم۔ سکھ وغیرہ تمام فرقوں کو ایک ہی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ان کی مذہبی رواداری عروج کی انتہائی منزل پر پہنچی ہوئی ہے۔ چنانچہ جہاں ہندوؤں کے لئے شاندار مندر اور

سکھوں کے لئے عظیم الشان گوردوارہ ہے۔ یہاں مسلمانوں کے لئے ایک اعلےٰ شاندار مسجد ہے۔ اس نمونہ کی مسجد سارے ہندوستان میں نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ تمام فرقے مہاراجہ صاحب کی ذات پر کلی اعتماد رکھتے ہیں۔

لڑکو! یہ تمام برکتیں و نعمتیں ہمیں سری حضور انور کے عہد مبارک میں حاصل ہوئی ہیں۔ ہم اپنی خوش نصیبی پر جتنا بھی ناز کریں بجا ہے۔

ہمارا فرض ہے کہ ایسے نیک دل، اور رعایا پرور، منصف اور فیاض حکمران کی اطاعت و وفاداری کو اپنا شیوہ بنائیں اور آپ کے احکام کی تعمیل کو اپنا دھرم سمجھیں کیونکہ ہماری بہتری کا راز اسی میں مضمر ہے۔

شاہی خاندان

سری حضور انور کی شادی مبارک اپریل ۱۸۸۶ء میں ضلع کانگڑہ کی ایک اونچی ذات کی نو عمر راجپوت لڑکی سے ہوئی ۔ سرکار والا کے پانچ بیٹے اور ایک بیٹی ہے ۔ بڑا لڑکا سری ٹکہ راجہ صاحب پرمجیت سنگھ ولی عہد ریاست ۱۹ ار مئی ۱۸۹۲ء کو تولد ہوئے ۔ تمام مہاراجکماروں کی تعلیم و تربیت کی طرف سری حضور انور نے پوری توجہ فرمائی ۔ اور ان کو انگلستان اور فرانس کے اعلےٰ پایہ کے سکولوں میں تعلیم دلائی گئی ۔

سری ٹکہ راجہ صاحب ریاست کے نظم و نسق میں خاصہ حصّہ لیتے ہیں ۔ اور سٹیٹ کونسل کے صدر ہیں ۔ اور سرکار والا کے تمام امورات ریاست میں پورے طور پر معاون ہیں ۔

دوسرے مہاراجکمار مہی جیت سنگھ صاحب
بڑے لائق اور ہر دلعزیز تھے۔ اودھ
جاگیر میں بطور مینیجر کام کرتے رہے اور
یوپی میں سرکار انگریزی کی طرف سے
وزیر زراعت کے عہدہ پہ سرافراز رہے
۱۹۳۲ء میں عین عالم شباب میں وہ
رحلت کر گئے۔

تیسرے مہاراجکمار لفٹنٹ کرنل امرجیت سنگھ
صاحب ایم اے۔ سی۔ آئی۔ ای کا رجحان بچپن
سے ہی فوجی زندگی کی طرف تھا۔ آکسفورڈ
یونیورسٹی سے ایم اے کا امتحان پاس کرنے
کے بعد فرانس میں ہندوستانی فوج میں
ایک عہدہ پہ سرافراز ہوئے۔ ۱۹۳۵ء میں
آپ کو سی۔ آئی۔ ای۔ اور ۱۹۴۳ء میں
لفٹنٹ کرنل کا اعزاز مرحمت ہوا۔ ۱۹۴۴ء
کے موسم گرما میں انہوں نے اس ہندوستانی
فوج کا معائنہ فرمایا۔ جو کہ وسطی مشرق میں
موجودہ جنگ یورپ میں لڑ رہی تھی۔ ستمبر
۱۹۴۴ء میں بمقام سری نگر ایسے قابل۔

نیک دل اور مہربان مہاراجکمار کی اچانک
موت واقع ہوئی۔ جو کہ سری حضور انور کے
لئے ناقابل برداشت صدمہ تھی۔

چوتھے مہاراجکمار کرمجیت سنگھ صاحب
نے انگلستان اور فرانس میں تعلیم حاصل کی۔
آپ نے ریاست میں مختلف شعبوں میں کام
کیا۔ اور آج کل سٹیٹ کونسل کے نائب
صدر مقرر ہیں۔

پانچویں مہاراجکمار جیت سنگھ صاحب
سرکار والا کے سب سے چھوٹے فرزند ہیں۔
انہوں نے انگلستان میں کیمبرج یونیورسٹی سے
بی۔ اے کا امتحان پاس کیا۔ اور ڈیرہ دون
میں فوجی تربیت حاصل کی۔ گورنمنٹ ہند نے
آپ کو کمشنر تجارت ہند کا نائب مقرر
کر کے ارجن ٹائن میں بھیجا ہے۔ اور آج
کل بونس ایرز میں اس عہدہ پر کام کر
رہے ہیں۔

مہاراجکماری امرت کور صاحبہ جو کہ سری حضور
انور کی اکلوتی بیٹی ہے۔ انہوں نے بھی

انگلستان اور فرانس میں تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۲۳ء میں ان کی شادی مبارک سرحضور راجہ صاحب منڈی سے ہوئی۔ ان کا بیٹا ولیعہد ریاست منڈی ہے۔

اکتوبر ۱۹۳۲ء میں اکال پورکھ نے سرکار والا کی دیرینہ خواہش کو پورا کیا۔ اور رعایا کی دلی دعائیں پھل لائیں۔ یعنی سری ٹکہ راجہ صاحب کے مشکوئے دولت میں حرم ثانی سے راجکمار سکھجیت سنگھ پیدا ہوئے جواں بخت شہزادہ بالطبع ذہین اور فہیم ہیں اور اس وقت دس سال کے ہیں۔ اگست ۱۹۴۰ء میں سری مہاراجکمار کرمجیت سنگھ کے ہاں بھی راجکمار پیدا ہوئے۔ جن کا نام ارون سنگھ ہے۔

سری حضور انور کی جنوبی امریکہ کی سیر

سری حضور انور کو سیر و سیاحت کا شوق بے حد ہے۔ آپ نے دنیا کے قریباً تمام مہذب ممالک کی سیر کی ہے۔ شمالی امریکہ

میں دو دفعہ تشریف لے گئے ہیں - عرصے
سے جنوبی امریکہ کی سیر کا خیال تھا - یہ
خواہش سنہ ۱۹۲۵ء میں بفضلِ ایزدی پوری
ہوئی - اور حضورِ اعلیٰ نے برازیل - ارجنٹائن
چلی اور پیرو کی سیاحت کی - ہر ملک میں
مقامی حکام کی طرف سے پُرتپاک خاطرداری
ہوئی - اور سیر سے خوب لطف حاصل
کیا - ان ممالک سے براہِ نہر پاناما دارالخلافہ
کیوبا ہوتے ہوئے ریاستہائے متحدہ شمالی
امریکہ میں بھی تشریف لے گئے - اور نیویارک
سے یورپ کی طرف مراجعت فرمائی - چلی
پیرو اور کیوبا کی حکومتوں نے سرکار انور
کو اعلیٰ سے اعلیٰ خطابات و اعزازات دیئے

سلطنت ہند کی طرف سے سری حضور انور کا انجمن اقوام میں بمقام جنیوا شامل ہونا

جنگ عظیم کے اختتام پر ۲۸ جون سنہ ۱۹۱۹ء

کو تمام مہذب ممالک میں باہمی عہد نامہ
تحریر میں آیا - جس کے رو سے ایک
بین الاقوامی انجمن قائم کی گئی - مدعا
یہ ہے کہ اقوام عالم کے مابین جنگ کا
ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے - مختلف
ممالک میں صلح اور امن قائم رہے اور تمام
قومیں متفق ہو کر علمی اخلاقی و مادی پر امن
ترقی کے لئے کوشش کریں - چھوٹی قوموں کے
حقوق کی حفاظت کرنا بھی اس انجمن کا کام
ہے - اس انجمن میں اس وقت دنیا کی
چھوٹی بڑی چھپن سلطنتیں شامل ہیں -
اس کا صدر مقام جنیوا واقع ملک سوئٹزرلینڈ
ہے - جہاں اس کے اجلاس ہوتے ہیں -
۱۹۲۶ء میں سلطنت ہند کی طرف سے جو
وفد اس کے ساتویں اجلاس میں شامل
ہونے کے واسطے منتخب ہوا تھا - ہمارے
سرکار معلی اس کے اعلیٰ رکن تھے -
سرکار حضور انور نے اس میں نمایاں حصہ
لیا - اور اپنے ذاتی تجربہ اور قابلیت سے

امُور زیر بحث میں قابل قدر مشورہ دے کر حق نمائیندگی نہایت خوبی سے ادا کیا۔

سری حضوُر انور مجلس اقوام کے اُن چند ممبروں میں سے تھے۔ جنھوں نے اپنی تقریر پہلے انگریزی میں کی اور پھر خود ہی فرانسیسی زبان میں اس کا ترجمہ کیا۔ جس پر حاضرین حضوُر کی اعلےٰ زبان دانی و علمی قابلیت پر عش عش کرنے لگے۔ اور یہ امر ہندوستان کے واسطے موجب فخر تھا۔

سری حضوُر انور نے اپنے فرائیض منصبی کو ایسی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا کہ ۱۹۲۷ء میں گورنمنٹ ہند نے ان کو دوبارہ کانفرنس میں شامل ہونے کے واسطے انتخاب کیا۔ اس سال بھی اس اہم ذمہ واری کے کام کو سری حضوُر انوُر نے نہایت خوُبی سے پوُرا کیا اور سرکار انگریزی اور عوام سے خراج تحسین لیا۔ جنیوا کانفرنس سے واپس ہو کر سری حضوُر انور کپورتھلہ تشریف لائے اور جشن زرین جوبلی منایا ؛

جشنِ زرّین جوبلی

لارڈ اروِن وائسرائے و گورنر جنرل ہند و رؤسائے ہند کی شمولیّت

بچو! تم پہلے سلور جوبلی کے حالات پڑھ چکے ہو۔ جس طرح سلور جوبلی کا جشن سرکھیوڑ والا کی پچیس سالہ حکومت کی یادگار میں منایا گیا۔ اسی طرح گولڈن جوبلی یعنی سنہری جوبلی کا جشن مبارک ۲۳ نومبر سے ۶ دسمبر ۱۹۲۷ء تک سری حضور انور کی پچاس سالہ حکومت کی یادگار میں بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ جشن کیا تھا۔ ایشیا کی شان و شکوہ کا ایک مکمّل نمونہ تھا۔ تاریخ ریاست کپورتھلہ میں یہ واقعہ ہمیشہ بے مثل یادگار رہے گا۔ والیان ریاستہائے اور دیگر باعزّت مہمانوں نے اتنی تعداد میں اس جشن سعید کو

رونق دی - کہ ہندوستان کی کوئی دوسری ریاست اپنے کسی واقعہ کی یادگار میں ایسی مثال پیش کرنے سے عاجز ہے - یہ ہمارے سری حضور انور کی ہر دلعزیزی کا بیّن ثبوت ہے - چنانچہ عالی حضرت جناب وایسرائے ہند لارڈ ارون مع لیڈی ارون و عالیجناب فیلڈ مارشل سر ولیم برڈوڈ صاحب سپہ سالار اعظم افواج ہند - سر میلکم ہیلی گورنر صاحب پنجاب - مسٹر فٹز پیٹرک صاحب ایجنٹ گورنر جنرل - والیان ریاست ہائے منڈی - جموں و کشمیر - پٹیالہ - الور - بیکانیر - بھرتپور - راج پیپلا جام نگر - پالن پور - مالیر کوٹلہ کلسیہ اور کئی ایک دیگر معزز رؤسا جشن مبارک میں رونق افروز ہوئے -

ساخت اور صفائی کے لحاظ سے شہر کپورتھلہ یونہی ایک خوبصورت شہر ہے - مگر اس موقعہ پر اہالیان شہر نے اپنی جوش عقیدت میں ہر در و دیوار کو ایسا آراستہ کیا - کہ سارا شہر دلہن بنا ہوا تھا - بازاروں

اور مکانوں کی دیواروں پر سفیدی۔ رات کو بجلی کی روشنی میں سنہری جھلک دکھائی تھی۔ بازاروں میں جا بجا رنگین ستون استادہ تھے۔ اور رنگین بندھن واریں لہرا رہی تھیں۔ نواح شہر کے باغات اور اُن کے سبزۂ و گلزار کے تختے وادی کشمیر کا نظارہ دکھا رہے تھے۔ الغرض شہر کپورتھلہ کا ہر ذرّہ اپنے ہر دلعزیز حکمران کے جشن گولڈن جوبلی پر اپنی غیر معمولی زیبائش میں ذیشان مہمانوں کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ اس موقعہ پر سری حضور انور نے اپنی رعایا کے نام یہ پیغام بھیجا۔

سری حضور انور کا پیغام

آج میری عہد حکومت کے پچاس سال ختم ہونے کا جشن منایا جا رہا ہے۔ میں آپ کو اپنی خوشنودی اور محبت کا پیغام بھیجتا ہوں۔ مجھے یہ محسوس کرکے بڑی خوشی حاصل ہوئی ہے۔ کہ بفضلِ ایزدی اس لمبے عرصے

ہیں میری پیاری رعایا امن و عافیت
باہمی اتحاد اور عام ترقی سے فیضیاب
رہی ہے۔ اور ہمیشہ میرے اور میرے خاندان
کے ساتھ ان کے تعلقات نہایت خوشگوار
رہے ہیں۔ یقین جانیئے کہ زمانہ گذشتہ کی
طرح آئیندہ بھی آپ کی بہبود میری زندگی
کا اوّل مقصد رہے گی۔ اور میرے طرزِ حکومت
کا اصل اصول ہوگی۔ میں اکال پورکھ سے
دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ آپ سب کو بہترین
برکتیں عطا کرے۔

جشنِ جوبلی مبارک ۲۳ر نومبر سے ۴ر دسمبر
۱۹۲۷ء تک رہا۔ ان ایام میں کئی جلسے
ہوئے۔ گارڈن پارٹیاں۔ رقص و سرود کی
محفلیں۔ ضیافتیں۔ تماشے اتنے ہوئے اور
اتنی چہل پہل رہی کہ ان کے بیان کرنے
کے لئے ایک دفتر چاہیئے۔ طوالت کے خیال
سے ان میں سے چند ایک ضروری باتوں کا
مختصر ذکر کیا جاتا ہے۔ یہ جشن دو حصوں
پر منقسم تھا۔

حصّہ اوّل

حضور وائسرائے بہادر و دیگر مہمانوں کی آمد

جملہ مہمانوں کا استقبال نہایت تکلّف اور شان و شوکت سے کیا گیا۔ عالی جناب حضور وائسرائے بہادر کی آمد کا جلوس خاص طور پر قابل دید تھا۔ سٹیشن کے پلیٹ فارم پر سُرخ بانات کا فرش بچھا تھا۔ سٹیشن کے باہر سینکڑوں گاڑیاں اور موٹریں کھڑی تھیں۔ سڑک کے دو رویہ ذیلداران و نمبرداران ریاست سفید لباس میں صف بستہ کھڑے تھے۔ آگے بوائے سکاؤٹ سکول اور کالج کے لڑکے رنگ برنگ کی پگڑیاں پہنے سیاہ اچکنوں میں ملبوس دو رویہ کھڑے تھے۔ تماشائیوں کا بڑا ہجوم تھا۔ جو سڑک کے دونوں طرف سٹیشن سے محلات کے پھاٹک تک پہنچتا تھا۔ توپوں کی سلامی میں حضور

وائیسرائے بہادر کا شہانہ جلوس قصر شاہی میں پہنچا۔ اس شان کو دیکھ کر عقیدتمند رعایا کا ہر فرد دست بدعا تھا کہ الٰہی سری حضور انور کی الماسی جوبلی۔ اور اس کا جشن بھی اپنے فضل و کرم سے دکھا۔

دربار

۲۵ ر نومبر کو حضور۔ وائیسرائے بہادر کے قصر شاہی میں پہنچتے ہی جناب ممدوح کا دربار منعقد ہوا۔ جس میں سری حضور انور نے وائیسرائے بہادر سے ملاقات کی اور سرداران ریاست نے نذریں پیش کیں۔ اس کے بعد سری حضور والا کا دربار کچہری گھر کے ہال میں ہوا۔ جس میں جملہ اہلکاران ریاست حاضر تھے۔ جناب وائسرائے بہادر سری حضور انور کے ہمراہ تخت پر جلوہ افروز ہوئے۔ نذریں پیش کی گئیں۔ جو معاف ہوئیں۔ تقسیم عطر و پان کے بعد دربار برخاست ہوا۔

شالامار باغ میں عالیشان میلہ

اس موقعہ پر شالامار باغ میں میلہ اور نمائیش ہوئی۔ جابجا اکھاڑے قایم تھے۔ کہیں محفل سرود تھی۔ کہیں تماشہ گر اپنے کرتبوں سے تماشائیوں کا دل لبھا رہے تھے۔ کہیں نقال مزیدار نقلوں سے خوش طبعی کا سامان مہیا کر رہے تھے۔ سڑک کے دونوں طرف تجارتی دکانیں سجی ہوئی تھیں جہاں دور و دراز مقامات سے آیا ہوا نفیس مال بغرض فروخت موجود تھا۔ ایک جانب نمائیشی خیمہ استادہ تھا۔ جس میں ریاست و انگریزی علاقے کے مشہور تاجر و صناع اپنا مال قرینے سے سجائے بیٹھے تھے۔ نمائش کیا تھی۔ ہندوستان کی بے نظیر صنعت کا ایک خوشنما ورق تھا۔ میلے میں تماشائیوں کی ایسی کثرت تھی کہ کھوے سے کھوا چھلتا تھا۔ جابجا والنٹیر اور سکاؤٹ پہرہ دار ہجوم کا انتظام کرتے تھے ÷

روشنی چراغاں

رات کے وقت سارے شہر میں چراغاں کی روشنی کی گئی۔ قصر شاہی اور ٹھنڈی سڑک پر رنگین برقی قمقموں سے کئی طرح کی بیلیں بنائی گئی تھیں۔ رنگین کاغذ کے سینکڑوں فانوس آویزاں تھے۔ محل جلوخانہ میں دیسی چراغوں کی روشنی کا نظارہ خاص طور پر قابل دید تھا۔ الغرض محل جلوخانہ سے قصر شاہی تک در و دیوار جگمگا رہے تھے۔ کپورتھلہ ایک بقعۂ نور بنا ہوا تھا۔

۱۷ نومبر کو کچہری گھر کے متصل بغرض رفاہ رعایا، جشن جوبلی کی یادگار میں ارون (گولڈن) جوبلی میموریل ہسپتال کی تعمیر کے لئے دو لاکھ روپے کے گرانقدر عطیے کا اعلان فرمایا گیا۔ جس کا سنگِ بنیاد حضور وائسرائے بہادر نے اپنے دست مبارک سے رکھا۔

شاہی ضیافت

رات کو شاہی ضیافت پر سری حضور والا نے اعلیحضرت ملک معظم قیصر ہند کا جام صحت تجویز کرنے کے بعد بزبان انگریزی ایک لمبی تقریر کی۔ جس میں لارڈ اروِن اور لیڈی اروِن کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کرنے کے بعد اپنی پچاس سالہ عہد حکومت کی تاریخ مختصر طور پر بیان کی۔ اپنے عہد نابالغی کی علمی اور انتظامی تعلیم کا بیان کرتے ہوئے ان قابل سپرنٹنڈنٹ صاحبان اور دیسی افسروں کا ذکر نہایت عمدہ الفاظ میں کیا۔ جنہوں نے آپ کی نابالغی کے ایام میں ریاست کا انتظام کیا۔ نیز اپنے عمدہ اور قابل قدر اصولوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے اپنے عہد حکومت میں رعایا کے مختلف مذہبوں اور فرقوں سے یکساں برتاؤ کیا ہے۔ اور حکومت میں زبردست تبدیلیوں سے پرہیز

کرتے ہوئے ہر قسم کی سازشوں کو دبایا ہے۔ اور اپنی رعایا کی جان و مال اور عزّت کی حفاظت کو اپنا فرض سمجھا ہے۔ نیز ملازمت میں اپنی رعایا اور اہلکاروں کے بیٹوں کی لیاقت کا پورا پورا لحاظ رکھا ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اعلیٰحضرت حضور ملک معظم کی وفاداری اور برطانوی حکومت اور افسروں سے پوری ہمدردی۔ اور والیان ریاست سے دوستانہ تعلقات کو ہمیشہ قائم رکھتا"

اس کے بعد سری حضور والا نے اُن ترقیوں اور اصلاحوں کا ذکر کیا۔ جو آپ کے عہدِ مبارک میں رائج ہوئیں۔ مجلس عامہ۔ دیہاتی پنچائتوں۔ زراعتی بنکوں اور تجربہ گاہوں کی موجودگی۔ عدالتی اور انتظامی اصلاحیں۔ تعلیمی ترقی اور تجارت کی توسیع۔ حفظان صحت۔ تعلیم نسواں میں ترقی۔ نابالغوں کی شادی کی ممانعت کا قانون وغیرہ۔ مفید اصلاحوں۔ اور ترقیوں کے مختصر ذکر کے بعد ریاست کی

فوج کی اعلےٰ تربیّت اور لیاقت جنگی بیان کرتے ہوئے جنگ عظیم میں ان کی قابل قدر خدمات ظاہر کیں۔

تقریر کے خاتمہ پر حضوُر وائسرائے صاحب نے سری حضوُر والا کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرنے کے بعد ریاست کی اصلاحوں اور ترقیوں کا ذکر کیا اور فرمایا کہ واقعی ریاست کپورتھلہ انتظامی پہلو سے اعلےٰ درجے کی ہندوستانی ریاستوں میں سے ہے۔ جس کی خاص وجہ یہ ہے کہ سرکار والا انتظامی معاملات میں خاص دلچسپی لیتے ہیں۔ نیز سری حضور والا کی ذات میں وہ تمام اوصاف موجود ہیں جو ایک حکمراں کے لیے باعث فخر ہو سکتے ہیں۔ اس کے بعد حضوُر وائسرائے صاحب نے اعلیحضرت حضوُر ملک معظم کی طرف سے سری حضور انور کو خطاب جی۔ بی۔ ای کے عطا ہونے کا اعلان کیا۔ اور سرکار والا کو اس اعلےٰ اور ممتاز خطاب کے حاصل کرنے پر مبارک باد دی۔ اور

پھر جملہ حاضرین کے ساتھ سرو قد کھڑے ہو کر سری حضور والا کا جام صحت نوش فرمایا۔ عالی حضرت جناب وائسرائے کی تقریر ختم ہونے پر سری حضور انور نے اعلیحضرت ملک معظم قیصر ہند کا سرکار والا کو اور اہلکاران سرکار والا کو ان اعلےٰ طبقہ کے خطابات عطا کرنے پر اور وائسرائے بہادر کی طرف سے جشن زرّین جوبلی کے موقع پر اعلان خطابات کا شکریہ عطا کیا۔ ضیافت شاہی کے بعد مہمانوں نے آتشبازی کا ملاحظہ فرمایا اور بہت محظوظ ہوئے۔

۲۰ر نومبر سری حضور انور کی سالگرہ مبارک کا دن تھا۔ حسب دستور سابق سری حضور انور نے محل کے مشرقی چبوترے پر سالگرہ مبارک کی پوجا فرمائی۔ جملہ اراکین خاندان شاہی اور راجہ صاحب منڈی اور ہر دو ریاستوں کے اعلےٰ اہلکار جلوسی لباس میں حاضر تھے۔ پوجا کے اختتام پر سب نے شگن دیئے اور مبارکباد عرض کی۔ شام کے وقت محل شاہی

میں دیسی ضیافت کی دعوت ہوئی - جس میں
ریاست کے درباری مدعو ہوئے -

حصہ دوم

والیان ریاست کی آمد

یوں تو جشن جوبلی ۲۳ر نومبر سے شروع
ہو کر ۴ر دسمبر تک جاری رہا - مگر ۳۰ر نومبر کو
والیان ریاستہائے ہند کی تشریف آوری پر جشن
کی شان و شوکت خاص طور پر قابل دید تھی -
اس سے پہلے کبھی کپورتھلہ میں اسقدر والیان
ریاست ایک وقت میں جمع نہیں ہوئے تھے
چنانچہ مہاراجگان بیکانیر - جام نگر و نواب
صاحب پالن پور - سری مہاراجہ دیو صاحب الور
سری مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر - سر مہاراجہ
صاحب بھرتپور - سری مہاراجہ صاحب ادھیراج
پٹیالہ - نواب صاحب مالیر کوٹلہ تشریف فرما تھے -
۳۰ر نومبر کو ضیافت شاہی پر سرحضور والا
نے ذی شان والیان ریاست کا جام صحت تجویز

کرتے ہوئے ایک فصیح تقریر میں فرمایا۔ کہ
میری عہدِ حکومت کا جشن زرّین جوبلی بیشک
میرے اور میری ریاست کے لئے ایک اہم
تاریخی واقعہ ہے۔ لیکن اس موقعہ پر عالی حضرت
وائسرائے ہند سپہ سالار اعظم افواج ہند۔
گورنر صاحب پنجاب اور آپ صاحبان کی شرکت
سے اس جشن کی شان میں خاص عظمت
پیدا ہو گئی ہے۔ اعلیٰحضرت ملک معظم کی
طرف سے خطاب جی۔ بی۔ ای کا عطیہ اور
حضور وائسرائے کی جانب سے کلمات تحسین اور
اس قدر والیان ریاست کی تشریف آوری میری
خوش قسمتی کا باعث ہے۔ جس سے میری
مسرّت کمال کو پہنچ گئی۔ اور اس خوش قسمتی
پر میں سچے دل سے خداوند تعالیٰ کا شکریہ
ادا کرتا ہوں"

اس کے بعد سری حضور والا نے والیان
ریاست کا فرداً فرداً خیر مقدم کیا۔ آخر میں
جملہ اصحاب کا شکریہ تشریف آوری ادا کرنے
کے بعد فرمایا کہ مجھے اُمید واثق ہے۔ کہ آپ

سب یہاں سے خوش آئند یاد لے کر جائینگے
اور جو تکلیف آپ کو یہاں محسوس ہوئی ہو
اس کو معاف فرمائیں گے۔

سری مہاراجہ صاحب کشمیر کی تقریر

سری حضور والا کی تقریر ختم ہونے پر سری
مہاراجہ صاحب کشمیر نے سری حضور انور کے ذاتی
اوصاف کا ذکر کرتے ہوئے ان کے اعلےٰ رسوخ
سادگی۔ خوش آئند انداز شیریں کلامی مہمان نوازی
اور ان کے وسیع اور گہرے علم کا ذکر کیا اور
بلحاظ انسان و حکمران حضور والا کی تعریف کرتے
ہوئے فرمایا کہ سری حضور والا کے عہد حکومت
میں ریاست میں بہت سی ترقیاں اور اصلاحیں
رائج ہوئی ہیں۔ سری حضور والا دیوان والیان
ریاست کے مشہور و معروف رکن ہیں۔ آپ
نے بین الاقوامی مجلس جنیوا میں دو مرتبہ کارہائے
نمایاں سر انجام دے کر اپنے وطن کا وقار
قائم کرنے کے علاوہ اپنے طبقہ خاص کا
اعتبار بھی جما دیا۔ چنانچہ ان خدمات پسندیدہ

کی قدر کرتے ہوئے حضور ملک معظم قیصر ہند
نے آپ کو خطاب جی۔ بی۔ آئی عطا فرمایا۔
جس پر ہم سب دلی مسرت سے مبارکباد دیتے
ہیں۔ اس کے بعد سری ٹکہ راجہ صاحب اور
مہاراجکماروں کی تعریف میں فرمایا کہ انکی تعلیم
و تربیت نہایت اعلےٰ پیمانے پر ہوئی ہے۔
اور مختلف محکمہ جات کا انتظام نہایت خوش
اسلوبی سے کر رہے ہیں۔ وہ سب برادرانہ محبت
و سلوک کا نمونہ ہیں۔ سرکار والا ان سے پورے
طور پر مطمئن ہیں۔

اس کے بعد جملہ والیان ریاست کی طرف سے
جشن زرین جوبلی کے منانے کی مبارکباد دی۔
اور اپنی ریاست کی طرف سے بارگاہ الہی میں
سری حضور والا کی ترقی دولت و اقبال کی دعا کی
اور جملہ حاضرین نے کھڑے ہوکر سری حضور والا
کا جام صحت نوش فرمایا۔

تقریر کے خاتمہ پر جملہ شاہی مہمان آتشبازی دیکھنے
کے لئے تشریف لے گئے۔ آتشبازی کے بعد جلسہ
طرب ہوا جو رات کے بارہ بجے ختم ہوا ٭

دربار زرّیں جوبلی

۴ دسمبر ۱۹۲۷ء کو محل جلوخانہ میں دربار منعقد ہؤا۔ صحن جلوخانہ کی زیبائش قابلدید تھی۔ صحن میں چھوٹے ستونوں سے الگ الگ حلقے قائم کئے گئے تھے۔ گلدانوں نے صحن کو رشکِ گلزار بنا دیا تھا۔ در و دیوار پر سرکاری اور ریاستی نشان عجب سج دھج سے لہرا رہے تھے۔ تخت پر اور اس کے اردگرد زربفت کی مسندیں بچھی ہوئی تھیں۔ سارے صحن میں سرخ باتات کا فرش تھا۔ صحن کے ایک جانب والیانِ ریاست کی نشست کا انتظام کیا گیا تھا۔ تماشائیوں کے لئے چھت پر انتظام تھا۔ سری حضور انور کے تخت کے آگے مکبر الصوت یعنی آواز کو بلند کرنے والا بجلی کا آلہ لگا ہوا تھا۔ تاکہ حاضرین سرکار والا کی تقریر کو بخوبی سن سکیں۔ اس دربار میں ریاست کے جملہ ذیلدار۔ سفیدپوش

اور نمبردار حاضر تھے - سردار صاحبان اپنی اپنی
مقررہ نشستوں پر بیٹھے ہوئے تھے - والیان
ریاستہائے ہند شہ نشین شمالی میں تشریف
فرما تھے - قریباً پونے چار بجے بعد دوپہر سری
حضور انور بسواری فیل ایک عظیم الشان جلوس
کے ساتھ دربار میں تشریف لائے - دربار کا
افتتاح جناب وزیر اعظم صاحب نے فرمایا -
اس کے بعد حضور اعلیٰ کی خدمت میں نذریں پیش
ہوئیں - پھر ملازمان و رعایائے ریاست
کپورتھلہ و رعایائے علاقیات اودھ کی طرف
سے سپاسنامے حضور والا میں پڑھ کر سنائے
گئے - جس کے جواب میں سری حضور والا نے
فرمایا -

"آج سے ۵۰ سال پہلے عین اسی مقام پر
ہماری تخت نشینی کی رسم ادا ہوئی تھی -
نہایت خوشی کا مقام ہے کہ آج ہم نصف
صدی کے بعد زریں جوبلی کی تقریب منا رہے ہیں - ہمیں یہ
معلوم کر کے بڑی خوشی ہوئی ہے - کہ ہمارے
اہلکاروں کو عام ملازمین کو اور تمام رعایا کو

ہماری ان اصلاحوں اور تجویزوں کا پورا احساس ہے - جو ان کی بہبودی کے لئے ہمارے عہد میں عمل میں لائی گئیں - ہم نے ملازمان ریاست کی ترقی تنخواہ اور ان کی بہتری کے دیگر ذرائع اختیار کئے ہیں - نیز ہم نے باشندگان ریاست کو ان کی قابلیت کے بموجب حکومت میں داخل کیا ہے - مختلف اصلاحوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے رعایا کی خوشحالی کے لئے بہت کوشش کی ہے - اور آئندہ بھی آپ کی خوشحالی اور بہبود ہماری زندگی کا اولین مقصد رہے گا - علاقہ اکونہ و بونڈی کے نمائندگان کی موجودگی پر اظہار مسترت کرتے ہوئے فرمایا - ہمیں علاقہ مذکورہ کے ملازموں اور ٹھیکہ داروں اور کاشتکاروں کی بہبود کا ہمیشہ خیال رہتا ہے - ان کے پیش کردہ تحائف کو بخوشی قبول فرماتے ہوئے اکال پورکھ سے پرارتھنا کرتے ہیں - کہ آپ سب کو امن و امان سے رکھے اور ہر قسم کی برکتیں عطا کرے -

سری حضور والا کی تقریر کے اختتام پر جملہ ذیلداران و نمبرداران علاقہ کو خلعت تقسیم ہوئے - اور دربار برخاست ہوا -

سنہ ۱۹۲۸ء کا پر مسرت واقعہ مہاراجکمار کرمجیت سنگھ صاحب کی شادی خانہ آبادی ہے - یہ مبارک تعلق ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے ایک عالی راجپوت خاندان سے ہوا ہے - یعنی راجہ صاحب کاشی پور کی دختر نیک اختر کماری سیتا دیوی صاحبہ آپ کے سلک ازدواج میں منسلک ہوئی ہیں -

اسی سال سری حضور انور کے فرزند دوم مہاراجکمار مہیجیت سنگھ صاحب کو گورنمنٹ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ نے وزیر زراعت کے معزز منصب پر سرافراز فرمایا - مہاراجکمار موصوف ریاست ہذا کے اس وسیع اور زرخیز تعلقہ پر جو صوبہ اودھ میں واقع ہے - بطور ناظم اعلے کے متعین تھے - جہاں آنجناب نے اپنے حسن تدبر اور اعلے انتظامی قابلیت سے ایسی ہر دلعزیزی حاصل کی کہ گورنمنٹ کی مجلس واضع

قوانین میں منتخب ہوئے - اور وہاں سے
وزارت کے اعلےٰ منصب تک پہنچے -
لیکن سخت افسوس ہے کہ ان کی عمر نے
وفا نہ کی - صاحب موصوف ایک موذی مرض
میں مبتلا ہو گئے - یورپ و ہندوستان کے
مشہور ڈاکٹروں اور طبیبوں سے علاج کرایا گیا
لیکن کچھ پیش نہ گئی - آخر ۹ر اپریل سنہ ۱۹۳۲ء
کو راہیٔ ملک بقا ہوئے اور شاہی خاندان
و رعایا کو داغ مفارقت دے گئے - ان کا
سنگ مرمر کا مجسمہ شالامار باغ میں شاہی
خاندان کے بزرگوں کی سمادھوں کے پاس
ایک سرخ پتھر کے گنبد کے نیچے نصب
کیا گیا ہے -

سری حضور انور کا سفر یورپ سنہ ۱۹۲۸ء

سنہ ۱۹۲۸ء میں جب سری حضور انور یورپ
تشریف لے گئے تو حضور شہنشاہ ہسپانیہ نے
سرکار والا کو خاص طور پر اپنی سلطنت میں

رونق افروز ہونے کی دعوت دی - سری حضور انور اس سے بیشتر دو دفعہ ملک ہسپانیہ کی سیر فرما چکے تھے - لیکن اس دفعہ سری حضور والا کی تشریف آوری پر آپ کا استقبال شاہی اغراض سے نہایت شاندار طریق پر کیا گیا - اور بہت بڑی خاطر و مدارات کی گئی - حضور شہنشاہ ہسپانیہ نے نہایت آرزو اور مسرت کے ساتھ اپنی سلطنت کا سب سے اعلیٰ خطاب اور تمغہ آپ کو عطا فرمایا - ممالک غیر سے اعزازات اور تمغہ جات کا حاصل کرنا سری حضور والا کے لئے کوئی نئی بات نہیں - فرانس - مصر - رومانیہ - حبش - مراکش - ٹیونس - چلی - پیرو اور کیوبا وغیرہ ممالک کی سلطنتوں کی طرف سے بھی آپ کو نہایت اعلیٰ خطابات و تمغہ جات مل چکے ہیں جو دنیا بھر میں سری حضور انور کے اعلیٰ اثر و رسوخ کا ثبوت ہیں - غیر ممالک کے علاوہ سرکار والا کو سلطنت برطانیہ میں بھی خاص قدر و منزلت حاصل ہے - اعلیحضرت

حضور ملک معظم اور ملکہ معظمہ آپ کو اپنے ذاتی رفقا میں شمار کرتے ہیں۔ آنجہانی اعلیحضرت ملکہ وکٹوریہ کے عہد مبارک سے اس وقت تک دربار برطانیہ کی نظر عنایت سری حضور انور پر یکساں مبذول رہی ہے۔ اور وقتاً فوقتاً اس سلطنت عظمیٰ کی طرف سے اعلےٰ اعزازات و خطابات عطا ہوتے رہے ہیں

سرکار والا کی بین الاقوامی مجلس جینوا میں تیسری مرتبہ شرکت اور امریکہ۔ جاپان اور سیام کا سفر سنہ ۱۹۲۹ء

پچھلے بیانوں میں ذکر کیا جا چکا ہے کہ سری حضور انور اس سے پہلے دو مرتبہ بین الاقوامی مجلس جینوا میں والیان ریاستہائے ہند کے نمائندہ کی حیثیت سے شریک ہوئے اور آپ نے فرائض منصبی کو ایسی خوبی و عمدگی سے سرانجام دیا کہ گورنمنٹ برطانیہ

و ہند، والیان ریاستہائے ہند اور دیگر بڑے بڑے مدبرین نے آپ کی بہترین لیاقت اور حسن کارگذاری کی بہت تعریف کی اور اعلیحضرت حضور ملک معظم نے ان بہترین خدمات کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے آپ کو خطاب جی بی۔ای سے سرافراز فرمایا۔

چنانچہ آپ کی گذشتہ کارروائیوں کا لحاظ رکھتے ہوئے گورنمنٹ ہند نے آپ کو اب تیسری مرتبہ بین الاقوامی مجلس میں والیان ریاستہائے ہند کی طرف سے نمائندہ مقرر فرمایا۔

سری حضور انور یکم ستمبر ۱۹۱۹ء کو جنیوا پہنچے۔ اور دوسرے دن مجلس بین الاقوامی کا اجلاس شروع ہوا۔ بین الاقوامی مجلس کا یہ اجلاس گذشتہ اجلاسوں میں سب سے بڑا تھا۔ کیونکہ اس میں دنیا بھر کی ترپن (۵۳) اقوام سے زیادہ کے نمائندہ شریک ہوئے تھے۔ سری حضور انور نے اس مجلس کے اجلاس میں عورتوں اور بچوں کی بہبود اور اصلاح

پر ایک معرکہ آرا تقریر کی - سرکار والا بین الاقوامی
مجلس کے اجلاسوں کے ختم ہونے پر پیرس
تشریف لائے - اور وہاں سے امریکہ جاپان اور
سیام کی سیر و سیاحت کے لئے روانہ ہوئے -
اس دفعہ سری حضور ٹکہ راجہ صاحب بھی
سرکار والا کے ہمراہ تھے -
یکم اکتوبر سری حضور انور نیویارک پہنچے
اور وہاں سے ممالک متحدہ کے دارالخلافے واشنگٹن
میں تشریف فرما ہوئے - اور صدر جمہوریہ
امریکہ مسٹر ہوور سے ملاقات کی - صاحب موصوف
نے سرکار والا اور سری حضور ٹکہ راجہ صاحب
کا بڑے تپاک اور گرمجوشی سے خیر مقدم کیا -
اور سیاسیات عالم - مجلسی زندگی اور امریکہ کے
عروج کے متعلق دیر تک گفتگو کرتے رہے -
سری حضور انور تحریر فرماتے ہیں - کہ "مسٹر
ہوور کا طریقہ بڑا ہی سادہ اور بلا تکلف ہے
اور وہ ایک لائق اور ہوشیار آدمی ہے" -
سری حضور انور چند دن واشنگٹن کی سیر و
تفریح فرما کر نیویارک تشریف لائے اور ایک

شاندار لنچ میں جو لارڈ برکن ہیڈ (سابق وزیر ہند)
کے اعزاز میں دیا گیا تھا۔ مدعو ہوئے۔
لارڈ موصوف نے اپنی تقریر میں سری حضور
انور کی بہت تعریف کی اور فرمایا کہ سرکار والا
ہندوستان میں ایک نہایت ممتاز والیٔ ریاست
اور اہم شخصیّت رکھتے ہیں۔ اور ہندوستانی
معاملات میں بڑی واقفیّت رکھتے ہیں۔

نیویارک کی سیر و تفریح کے بعد شکاگو کو
روانہ ہوئے۔ اس کے متعلق تحریر فرماتے ہیں
کہ یہ شہر دن دوُنی اور رات چوگنی ترقی کر
رہا ہے۔ اور کئی سو مرُبع میل کے رقبے میں
پھیلا ہوُا ہے۔ اس شہر کی دولت و حشمت
بڑی حیرت انگیز ہے۔ جو عظیم الشان عمارات
اور ہوٹلوں سے عیاں ہے۔ جن میں ایکہزار
سے چار ہزار تک کمرے ہیں اور بیس سے
پچاس منزل اونچی ہیں۔ بیس بیس اور تیس
تیس میل لمبی سیرگاہیں اور سو سو فٹ چوڑی
سڑکیں ہیں۔

یہاں سے روانہ ہو کر سان فرانسسکو ہوتے

ہوئے جزائر ہونو لولو پہنچے ۔ سری حضور انور نے ان جزائر کو بے حد پسند کیا ۔ سرکار والا تحریر فرماتے ہیں کہ ان جزائر میں نیس مختلف کالی اور گوری نسلوں کے لوگ آباد ہیں ۔ ان میں کسی قسم کی تفریق نہیں پائی جاتی ۔ ان کے آپس میں رشتے ناطے ہوتے ہیں ۔ اور ان کے لڑکے اور لڑکیاں ایک ہی جگہ تعلیم پاتی ہیں ۔ یہ ایسی بات ہے جو دیگر تعلیم یافتہ ممالک میں نظر نہیں آتی ۔

سرکار والا یہاں سے روانہ ہو کر ملک جاپان کی بندرگاہ یوکو ہاما پہنچے اور وہاں سے ملک جاپان کے دارالخلافہ ٹوکیو میں رونق افروز ہوئے ۔ جہاں آپ نے شہنشاہ جاپان سے ملاقات فرمائی ۔ شہنشاہ جاپان نے سری حضور انور کو اپنی اور اپنی ملکہ کی تصاویر اپنے دستخطوں سے مزین کر کے تحفتہً بھیجیں اور سرکار والا نے حضور شہنشاہ کی خواہش کے مطابق اپنی عکسی تصویر بھی شہنشاہ کی خدمت میں بھیجی ۔

ملک جاپان سے روانہ ہو کر شنگھائی اور

ہانگ کانگ ہوتے ہوئے ملک سیام میں پہنچے اور وہاں کی سیر کے بعد دارالریاست کپورتھلہ میں تشریف فرما ہوئے۔ کپورتھلہ میں چند روز قیام کرنے کے بعد سرکار مُعلّٰی ایوان والیان ریاستہائے ہند میں شمولیت کی غرض سے دہلی تشریف لے گئے۔ ایوان مذکور میں سری حضور انور نے بین الاقوامی مجلس میں اپنی کارگذاری بیان کی۔ مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے سری حضور انور کی احسن کارگذاری کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ "آپ نے جمعیتہ الاقوام میں اپنی اور ہندوستان کی حقیقی نیابت کا حق ادا کیا"۔

۲۰ر جنوری ۱۹۲۹ء کو علاقہ ریاست میں کمسن لڑکے لڑکیوں کی شادی کی ممانعت کا قانون رائج ہوا۔ یہاں پر یہ ذکر کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ کہ علاقہ انگریزی اور دیگر ہندوستانی ریاستوں میں یہ قانون اس وقت تک رائج نہیں ہوا تھا جو سری حضور انور کی روشن خیالی کا ثبوت ہے۔

اگرچہ رواداری کی بے نظیر صفت جو مشرقی

تاجداروں میں عنقا کا حکم رکھتی ہے۔ ریاست
کپورتھلہ کے شاہی خاندان میں وراثتاً چلی آئی
ہے۔ مگر سری حضور انور نے رواداری کی
ایسی بے نظیر مثال قائم کر دی ہے۔ جو
بجائے خود اپنی مثال آپ ہے۔ آپ کے
عہدِ مبارک سے پہلے شہر کپورتھلہ میں عالیشان
شاہی مندر موجود تھا۔ اس لئے آپ نے
محسوس کیا کہ سکھ اور مسلمان رعایا کی روحانی
اور مذہبی اغراض کے حصول کے لئے شاہی
گورودوارہ اور شاہی مسجد کی تعمیر بھی ضروری ہے
اس لئے شاہی گورودوارہ کی تعمیر کے بعد
سری حضور انور نے تہیّہ کیا۔ کہ شاہی مسجد
کی ایسی بے نظیر عمارت تعمیر کی جائے جو
ایشیا بھر میں اپنی مثال آپ ہو۔ چنانچہ آپ
نے دنیا بھر کی مساجد کے معائنے اور مقابلے
کے بعد مراکش کی جامع مسجد کا نمونہ پسند
فرمایا۔ اور اسی طرز پہ شہر کپورتھلہ میں چار
لاکھ روپیہ صرف کرکے مسجد جدید کی بینظیر
عمارت تعمیر فرمائی۔ جو مارچ ۱۹۳۰ء میں

ساڑھے تین سال کے بعد پایہ تکمیل کو پہنچی
یہ مسجد ہندوستان بلکہ ایشیا بھر میں مراکش
فن تعمیر کی پہلی عظیم الشّان مسجد ہے۔

سرکار حضور انور کا سفر یورپ ۱۹۳۰ء گول میز کانفرنس میں شرکت اور جناب گورنر صاحب کی کپورتھلہ میں تشریف آوری

اپریل ۱۹۳۰ء میں سری حضور انور سفر
یورپ پر روانہ ہوئے۔ چونکہ سری حضور
ٹکہ راجہ صاحب نے اس سے پہلے روما کی
سیر نہیں کی تھی۔ اس لئے آپ بھی سرکار
والا کے ہمراہ تھے۔ شہر روما میں پوپ
سے ملاقات فرمائی۔ جنہوں نے نہایت ہی
تپاک کے ساتھ آپ کا خیر مقدم کیا۔
اس مقام پر آپ نے سنیور مسولینی

سے بھی ملاقات فرمائی - جس کے متعلق سر حضور انور تحریر فرماتے ہیں - کہ "اچھی سیرت کے زور کے علاوہ اس شخص میں مقناطیسی طاقت ہے - جس کے بل پہ وہ دوسرے اشخاص پہ چھا جاتا ہے - یہ شخص بڑا ہی تیز فہم اور غیر معمولی قابلیت رکھنے والا ہے - سچ پوچھو تو یہی اطالیہ کا مالک و مختار ہے اور جو چاہتا ہے - کر سکتا ہے - بادشاہ کے نام کا ذکر شاذ و نادر ہی آتا ہے - اور وہ محض نام نہاد بادشاہ ہے - مسولینی بڑی شان کا آدمی ہے - اُس نے اپنے مُلک کے استحکام اور ترقی کے لیے حیرت انگیز کام کئے ہیں - اور ہر شخص اس سے ڈرتا اور اس کی عزت کرتا ہے" سرکار والا نے تھوڑی دیر آپ سے عام مسائل پہ گفتگو کی -

ملک اطالیہ کی سیر کے بعد سری حضور انور ملک بلجیم سے ہوتے ہوئے پیرس میں رونق افروز ہوئے - شہنشاہ و ملکہ بلجیم نے

آپ کے اعزاز میں دعوت دی۔ صدر جمہوریہ فرانس نے دو مرتبہ آپ کو مدعو کیا۔ سلطنت ایران کے سفیر متعینہ پیرس نے آنحضور کے اعزاز میں دعوت دی۔ اور شہنشاہ ایران کی جانب سے اعلےٰ ترین نشان افتخار "تاج ایران" آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ جسے حضور والا نے قبول فرمایا۔ اس نشان افتخار کے متعلق بعد ازاں شہنشاہ ایران نے آپ کی خدمت میں ایک محبت نامہ بھی ارسال کیا۔

سری حضور انور پیرس سے لنڈن تشریف فرما ہوئے۔ اور وہاں آپ نے انڈیا ہاؤس کی افتتاحی تقریب اور دربار شاہی میں شرکت فرمائی۔ ان ہر دو موقعوں پر ملک معظم قیصر ہند آپ کے ساتھ بڑے تپاک اور محبت سے پیش آئے۔ اور خاص طور پر آپ کی قدر افزائی فرمائی۔

اسی سال سری حضور انور کو گورنمنٹ ہند نے گول میز کانفرنس میں والیان ریاست

کی جانب سے نمائندہ مقرّر فرمایا - یہ وُہ عالی شان کانفرنس تھی - جو ہندوستان کے آئیندہ نظامِ حکومت کے متعلق فیصلہ کرنے کی غرض سے لنڈن میں منعقد کی گئی چونکہ سری حضورؐ انور کا بغرض انتظام دارالریاست میں تشریف لانا ضروری تھا۔ اس لئے سری حضور انور اپنے مشیر خاص کو گول میز کانفرنس میں شمولیت کی غرض سے لنڈن چھوڑ آئے - اور خود دارالریاست کپورتھلہ میں تشریف فرما ہوئے - لیکن دوسری گول میز کانفرنس پر مدعوُ کئے جانے پر آپ نے بہ نفسِ نفیس خود شرکت فرمائی +

۲۲ر جنوری ۱۹۳۱ء کو گورنر صاحب پنجاب سری حضورؐ انور کی دعوتِ خاص پر کپورتھلہ تشریف فرما ہوئے - آپ کے اعزاز میں محل جگتجیت نواس میں دعوتِ شب منعقد ہوئی - جس پر سری حضورؐ انور نے اپنی تقریر میں صاحب موصُوف کی لیاقت

کی تعریف کرتے ہوئے آپ کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا۔ گورنر صاحب پنجاب نے سری حضور والا کی تقریر کے جواب میں ایک جامع تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے ریاست کپورتھلہ کی اُن گذشتہ شاندار روایات کا ذکر کیا۔ جو کہ آپ نے گورنمنٹ عالیہ کی بہترین امدادوں سے قائم اور حاصل کی ہیں۔ اس کے بعد سری حضور انور کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس وقت حضور مہاراجہ صاحب کل والیان ریاست ہائے ہند کے لئے خضرِ راہ متصوّر ہوتے ہیں۔ اور نہ محض اُن کا وجود ایسا ہے بلکہ انکی ڈیریزینہ ترقی یافتہ حکومت بھی دوسری ریاستوں کے لئے مشعلِ راہ کا کام دے رہی ہے آپ نے ریاست کپورتھلہ کو جس خوش اسلوبی سے آراستہ و پیراستہ کیا ہے۔ اور جو حسن انتظام یہاں پر برتا جاتا ہے اس کے زور پر ضرور کہا جا سکتا ہے کہ

آج یہ ریاست ہندوستان کی ہر ترقی یافتہ اور سربرآوردہ ریاست سے بلکہ ہندوستان کے بیشتر اصلاح یافتہ حصوں سے مقابلہ میں پوری اُترتی ہے۔ اور میں حضور مہاراجہ صاحب کو اس کامیابی پر دلی مبارک باد دیتا ہوں انہوں نے ساری مہذب اور متمدن دنیا کا سفر کیا ہے۔ اور وہاں کے عالی قدر شاہان و عمائدین سے ملے ہیں۔ جو سب کے سب تہ دل سے آپ کی قدر کرتے ہیں۔ اس سیاحت سے آپ میں ایک ایسی وسیع النظری پیدا ہو گئی۔ جو دوسرے والیان ریاست میں کم دیکھنے میں آتی ہے مجھے حضور مہاراجہ صاحب سے مدت سے ملنے کا فخر حاصل ہے۔ ہر ایک معاملہ میں جہاں میں نے ان سے صلاح و مشورہ کیا ہے۔ ان کی رائے کو واثق اور پختہ پایا ہے۔ جس کے لئے میں تہ دل سے ممنون ہوں۔ میں نے دیکھا۔ کہ ہمیشہ اُن کا نظریہ اور اصول افضل رہا ہے۔"

تقریر کے خاتمہ پر سرکار والا کا جام صحت نوش فرمایا +

سرحضور انور کی سیاحت ملک جاوا ۱۹۳۲ء و مہاراجکمار سکھجیت سنگھ کی ولادت سعید

۵ر اپریل ۱۹۳۲ء کو مجلس تحقیقات ریاست ہائے ہند کے اراکین شہر کپورتھلہ میں تشریف لائے - محل جگتجیت نواس میں اس مجلس کا اجلاس منعقد ہوا - جس میں ریاست کی جانب سے جناب مہاراجکمار صاحبان اور چند اعلےٰ افسر شریک ہوئے - اس مجلس میں ریاست عالیہ کی طرف سے ایک اہم یادداشت پیش کی گئی - جس کا مقصد علاقہ جات جگراؤں ، نور محل اور نرائن گڑھ کا ریاست کو واپس دلانے کے متعلق تھا - جو کسی وقت ریاست کپورتھلہ کے

قبضہ میں تھے۔ اور جیسا کہ تم پیچھے پڑھ چکے ہو۔ یہ علاقے سکھوں کی پہلی لڑائی کے وقت سلطنت انگریزی میں شامل کر لئے گئے تھے۔

اس خیال سے کہ رعایا کے نمائیندگان یعنی اراکین مجلس عامہ کو مناسب تجاویز پیش کرنے اور نقائص رفع کرنے کا موقعہ مل سکے۔ اراکین مجلس میں سے دو کمیٹیاں بنا دی گئیں۔ تاکہ وہ جداگانہ محکمہ ہائے تعلیم و حفظان صحت کی ترقی و اصلاح کے متعلق اپنی تجاویز پیش کریں۔ اور ان کمیٹیوں کا اجلاس کم از کم سہ ماہی وار ہوا کرے۔ نیز اراکین مجلس کی ایک اور کمیٹی جیل خانہ کے معائینے اور نگرانی کے لئے مقرر ہوئی۔

اس سال کا ایک جانکاہ واقعہ سری مہاراجکمار جناب ٹکا جیت سنگھ صاحب کا انتقال پُر ملال ہے۔ مہاراجکمار صاحب موصوف تھوڑے عرصے سے بیمار تھے۔ یورپ اور

ہندوستان کے مشہور ڈاکٹروں اور طبیبوں
سے معالجہ کرایا گیا - ریاست بھر میں
عقیدت مند رعایا نے صدق دل سے
ہر دلعزیز شہزادے کی صحت یابی کے
لئے دعائیں کیں - مگر قضائے الٰہی کے
آگے ان دواؤں اور دعاؤں کی کچھ پیش
نہ گئی - آخر ۹ر اپریل ۱۹۳۲ء کو موت
کے زبردست ہاتھوں نے شاہی خاندان
کے اس ہونہار شہزادے کو ہمیشہ کیلئے
جدا کر دیا - اور شاہی خاندان اور رعایائے
ریاست کے دلوں پر مفارقت کا ایسا
داغ لگایا جو مدتوں کے گریہ و زاری
سے بھی دور نہ ہوگا - آپ کا سنگ مرمر
کا مجسمہ شالا مار باغ میں شاہی خاندان
کے بزرگوں کی سمادھوں کے پاس ایک
ایک سرخ پتھر کے گنبد کے نیچے نصب
کیا گیا ہے ۔

سرکار والا نے ۲۹ سال قبل ملک جاوا
کی سیر کی تھی - سنا جاتا تھا - کہ اب

اس مُلک نے بہت ترقی کر لی ہے۔ اس
لئے آنحضور کو اس ملک کی موجودہ حالت
اور اس کی ترقی کے ذرائع و اسباب کے
ملاحظہ کرنے کا بڑا شوق تھا۔ چنانچہ اسی
سال کے اخیر میں ملک جاوا کی سیر فرمائی
ہوئی۔ حضور انور اپنے اس سفر کے حالات
کے اظہار میں فرماتے ہیں۔ کہ اس مُلک
کے شہروں نے اس قدر ترقی کر لی ہے
کہ اب ان کی شکل پہچانی نہیں جاتی۔
یہاں مُسلمان۔ سکھ۔ ہندو اور بودھ کثرت
سے آباد ہیں۔ اُن کے طرز تمدن کے
متعلق تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ہندو مسلمان
اور سکھ بھائیوں کی طرح اکٹھے بسر اوقات
کرتے ہیں۔ تعصب کی جھلک تک نہیں
در اصل اس ملک کے مُسلمان باشندے
جن کی تعداد یہاں دوسرے تمام فرقوں
سے زیادہ ہے انڈونیشن اسلام کے معتقد
ہیں۔ اور ہندوستان کے مسلمانوں کے ہم
پلہ شمار نہیں کیے جا سکتے ٭

مسلمانوں کے اس طبقہ نے اپنے مذہبی عقائد میں ہندو مت کی رواداراںہ روشنی میں ترقی کی ہے۔ عورتیں برقع نہیں پہنتیں۔ اور مسلمان اور غیر مسلمان طبقات میں باہمی شادیاں روز مرہ کا معمول ہے مسجدوں کی وضع قطع ہندو مندروں سے پوری طرح مشابہ ہے۔ اور گنبد اور مینار کہیں دیکھنے میں نہیں آتے۔ سری حضور والا قریباً دو ماہ کے سفر کے بعد دارالریاست میں واپس تشریف لائے۔

نہایت خوشی کا مقام ہے کہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو سری حضور انور کی دلی آرزوئیں اور رعایا کی دیرینہ دعائیں پھل لائیں۔ اور شری حضور ٹکہ راجہ صاحب کے مشکوئے دولت میں بمقام جے محل بنگلورہ سری حضور ٹکہ رانی صاحبہ دوم کے بطن سے راجکمار سکھ جیت سنگھ کی تولید سعید ظہور میں آئی۔ اس مسرت انگیز خبر پر ریاست بھر میں خوشیوں کے شادیانے بجنے لگے

اور غریبوں اور محتاجوں میں منہ مانگی خیرات تقسیم ہوئی +

سری حضور انور کا سفر یورپ سنہ ۱۹۳۷ء

۲ر فروری سنہ ۱۹۳۷ء کو حضور گورنر پنجاب دارالریاست میں تشریف لائے اور شہر کپورتھلہ کے قابلدید مقامات کی سیر فرمائی۔ آپ نے صرف دو دن کے مختصر قیام کے بعد مراجعت فرمائی۔ انہی دنوں مہاراجکمار جیت سنگھ حضور نظام دکن کے جشن سیمیں جوبلی میں شرکت کی غرض سے حیدر آباد تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے چند یوم شاہی مہمان کے طور پہ قیام کیا +

۳ر مارچ سنہ ۱۹۳۷ء کو سری حضور انور ملک یورپ کے سفر پر روانہ ہوئے۔ دوران سفر میں چند یوم قاہرہ (مصر) میں قیام فرما کر ملک اٹلی کے دارالخلافہ روما

میں پہنچے - جہاں شہنشاہ و ملکۂ اٹلی نے آپ کو قصر شاہی میں ضیافت شبیہ پر مدعو فرمایا - پھر آپ روما سے پیرس ہوتے ہوئے لندن پہنچے - اور شہنشاہ معظم کے جشن تاجپوشی میں شرکت فرمائی - اس موقع پر شہنشاہ معظم اور ملکہ معظمہ نے آپ کو قصر بکنگھم میں دو دفعہ مدعو فرمایا۔

لندن میں قریباً ایک ماہ کے قیام کے بعد پیرس میں واپس تشریف لے آئے اور وہاں سے لکسم برگ کی آزاد مملکت میں پہنچے - جو ملک فرانس ، جرمنی اور بلجیم کے درمیان واقع ہے - سرکار پُرنور شہر لکسم برگ کی نسبت تحریر فرماتے ہیں کہ یہ شہر ہر چہار طرف باغوں سے گھرا ہوا ہے - اور گلاب کے پھولوں کی کثرت کے باعث گلاب نگر کے نام سے مشہور ہے ۔

لکسم برگ سے آپ کارلسباڈ پہنچے - جو ملک زیچو سلوویکیا کا دارالخلافہ ہے - اور معدہ

جگر اور گردہ کی بیماریوں کے علاج کیلئے دنیا بھر میں بہترین صحت افزا مقام ہے یہاں گرم پانی کے ایسے چشمے اور کوئیں پائے جاتے ہیں - جن میں غسل کر لینے سے ان امراض کو بے حد فائدہ پہنچتا ہے - آپ اس مقام کی بہت تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں - کہ کارلسباڈ رشکِ جنت ہے ٭

کارلسباڈ سے رخصت ہو کر آپ بادگیستن میں رونق افروز ہوئے - جو ملک آسٹریا کا ایک نہایت صحت افزا مقام ہے - اور اپنے ریڈیم کے غسلوں کے سبب بہت مشہور ہے - وہاں سے آپ سالسبرگ - بوڈاپسٹ، اور وی آنا تشریف لے گئے - پھر پیرس میں واپس آ کر وہاں کی مشہور نماں نمایش کا ملاحظہ فرمایا - اور وہاں سے اپنی راجدھانی میں مراجعت فرمائی ٭

جشنِ الماسی جوبلی

بچو! ہمارے نیک دل حکمران بڑے ہی خوش نصیب تاجدار ہیں۔ کیونکہ آپ نے اپنے عہدِ حکومت کی ساٹھ بہاریں نہایت کامیابی اور کامرانی سے گذاریں۔ اور اس طویل اور کامیاب حکومت کے بعد آپ نے اپنی الماسی جوبلی کا مبارک جشن منایا جو جشن ساٹھ سالہ حکومت کی یادگار میں منایا جائے۔ اسے جشنِ الماسی جوبلی کہتے ہیں۔

سری حضور کی الماسی جوبلی کا مبارک جشن ۲۴ر نومبر ۱۹۳۷ء سے ۲۷ر نومبر تک دھوم دھام سے منایا گیا۔ تم جشن زریں جوبلی میں شہر کپورتھلہ کی سج دھج اور رونق کا حال پڑھ آئے ہو۔ اس موقعہ پر بھی شہر کپورتھلہ کو اسی پیمانہ پر سجایا گیا تھا۔ سارا شہر دلہن کی مانند

آراستہ پیراستہ دکھائی دیتا تھا ۔

سرکیجنور انور نے اس مبارک تقریب پر اپنی پیاری رعایا کو یہ محبّت بھرا پیغام بھیجا :-

"میرا پیغام میری پیاری رعایا کے نام"

سری اکال پورکھ کی کرپا سے آج میرے راج کے ساٹھ سال پورے ہونے کی خوشیاں منائی جا رہی ہیں ۔ میں اپنی پیاری رعایا کو دلی محبّت و پیار کا یہ پیغام بھیجتا ہوں ۔ جس وقت سے میں نے ریاست کپورتھلہ کی حکومت سنبھالی ہے ۔ ریاست کی ترقی اور رعایا کی خوشحالی میری حکومت کا اصول رہا ہے ۔ مجھے ہر وقت اپنی رعایا کی بہتری کا خیال رہا ہے ۔ اور ایشور پرماتما سے ہر دم میں نے یہی پرارتھنا کی ہے کہ میری رعایا خوش و خرم اور امن و امان سے رہے ۔

یہ بات بڑی خوشی کے ساتھ عمر بھر مجھے یاد رہیگی ۔ کہ میری رعایا نے ہمیشہ

میری ذات اور حکومت کے ساتھ دلی وفاداری کا اظہار کیا ہے۔ میں اور میرا خاندان محبت و پیار کے ان تعلقات پر ناز کرتے ہیں۔ جو میرے اور آپ کے درمیان ہمیشہ سے قائم ہیں ۔

آپ نے ہمیشہ دُکھ سُکھ میں میرا پُورا پُورا ساتھ دیا ہے۔ میں بڑی عاجزی کے ساتھ پرمیشور کا شکریہ بجا لاتا ہوں۔ کہ جس کی کرپا سے مجھے اتنا عرصہ راج کرنے کا موقعہ ملا۔ اور مجھے تندرستی اور طاقت نصیب ہوئی۔ کہ میں اپنی رعایا اور ریاست کی خدمت بجا لا سکا۔ آئندہ بھی میری یہی تمنّا ہے کہ تا حیات اپنی عزیز رعایا کی سچے دل سے رہنمائی کرتا رہوں ۔

میں اپنے پیغام محبت کو اس پرارتھنا پر ختم کرتا ہوں کہ پرماتما میری رعایا کے ہر طبقہ اور ہر جماعت کے ہر مذہب اور ہر ملت کے لوگوں کو اپنی حفاظت میں رکھے اور وہ ہمیشہ خوشحال اور امن و امان

سے رہیں *

بچّو! اس پیغام کو غور سے پڑھو اور
دیکھو کہ اس کے ہر ایک لفظ سے ظاہر
ہوتا ہے۔کہ سری حضور انور کو اپنی پیاری
رعایا سے بے حد محبّت ہے۔ اور وُہ ہر
وقت اس کی ترقی اور خوشحالی کے خیالات
میں ہی محو رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔
کہ رعایا کا ہر فرد بشر آپ کی نیکدلی
اور رعایا پرْوری کا مدّاح ہے۔ اور ریاست
بھر میں کوئی ایسا ذی رُوح نہیں ملتا
جس کے دل میں آپ کی ذات مبارک
کے لئے سچّی محبّت کے جذبات موجزن
نہ ہوں۔ اس مبارک جشن پر بھی حسب
معمُول اکثر ذی شان مہمان کپورتھلہ میں
تشریف لائے۔ جن میں صاحب ریذیڈنٹ
ریاست ہائے پنجاب۔ مہاراجہ صاحب جے پور
راجہ صاحب منڈی۔ مہاراجہ صاحب نابھ
مہاراجہ چکمبار صاحب کچھ۔ نواب صاحب چھتاری

اور کرنل جی - ٹی فشر کے نام قابل ذکر ہیں ؛

۲۴ر نومبر کی شام کو قصر شاہی میں ضیافتِ شب کا اہتمام کیا گیا - جس میں اراکین شاہی اور ذیشان مہمانوں کے علاوہ اہلکاران ریاست بھی شریک ہوئے ؛

۲۵ر نومبر کو سری حضورُ انور کی سالگرہ کی مبارک رسُوم ادا ہُوئیں - اور شام کو قصر البیزا میں سرحضور مہارانی صاحبہ کی طرف سے نہایت پرُ تکلف چائے پارٹی ہوئی - جس میں جملہ اراکین شاہی کے علاوہ معززز مہمان اور اہلکاران ریاست بھی شریک ہوئے - رات کو قصر شاہی اور شہر بھر میں نہایت وسیع پیمانہ پر روشنی کی گئی ؛

اسی رات قصر شاہی میں ایک نہایت شاندار ضیافت شب کا اہتمام ہوُا - ضیافت کے خاتمہ پر مہاراجہ صاحب کچھ پور نے سری حضورُ انور کا جام صحت تجویز فرمایا جو پرُ شور تالیوں میں نوش ہوا - اسکے

بعد سرکار والا نے ایک مختصر اور موزوں تقریر میں اپنے ذی جاہ مہمانوں اور خصوصاً مہاراجہ صاحب جے پور کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا -

---

دربار الماسی جوبلی

۲۶ر نومبر ۱۹۳۷ء کو سہ پہر کے وقت صحن جلوخانہ میں دربار الماسی جوبلی منعقد ہوا - جو بلا شبہ ایشیائی شان و شوکت کا پورا مرقع تھا - صحن کے چاروں طرف دیواروں پر جا بجا ریاستی نشان کے پھریرے لہرا رہے تھے - اور وسط میں تخت پر زر بفت کی مسندیں بچھی ہوئی تھیں - جن کے اِرد گرد سرخ بانات کا فرش تھا اور اُس کے ہر چہار جانب سبز گھاس کا خوشنما حلقہ ایسا دلفریب نظارہ پیش نظر لا رہا تھا - کہ گویا زمرد کی انگوٹھی میں الماس کا نذر لگا ہے

نگینہ جڑا ہوا - الغرض دربار گیا تھا - الماسی
جوبلی کی منہ بولتی تصویر تھی -

دربار میں مہمانان ذی شان کے علاوہ
ریاست کے اہلکار اور معززین بھی موجود تھے
اور ریاست بھر کے ذیلدار - سفید پوش اور
نمبردار بھی حاضر تھے - جو اپنی زرق برق
درباری پوشاک میں ملبوس اپنی مقررہ نشستوں
پر بیٹھے دربار کی زینت کو دوبالا کر رہے
تھے -

ساڑھے تین بجے سری حضور انور کا
شاہی جلوس ہاتھیوں کی سواری میں قصر
الیزا سے برآمد ہوا - جلوس کی شان و شوکت
قابل دید تھی - آگے اور پیچھے باڈی گارڈ کا
دستہ تھا - اور درمیان میں سری حضور انور
ولی عہد ذی جاہ اور شہزادگان والا تبار
پیلان کوہ تمثال پر جلوہ افروز تھے - ہاتھیوں
کی زرق برق جھولیں اور ان کی مستانہ چال
سنہری اور روپہلی عماریاں اور ان میں شہزادگان
خوش اقبال - دستہ باڈی گارڈ کی ہمرکاب وردیاں

اور اُن کی خاص انداز کی رفتار - جگتجیت بازار کے دو رویہ عقیدت مند رعایا کا ہجوم اور اُن کی مبارک سلامت کی پکار ایک طرفہ نظارہ تھا - جو دیکھنے والوں کو محو حیرت بنا رہا تھا - اُس وقت عقیدت مند رعایا کے دل آنحضور کی خوش اقبالی کو دیکھ کر خوشی سے بلیوں اُچھلتے تھے - اور وہ دست بدعا تھے کہ حضور والا کا سایہ ہمایونی تا ابد اُن کے سروں پر قائم رہے -

شاہی جلوس جگت جیت بازار سے ہوتا ہوا جلوخانہ کے صدر دروازے پر رکا - اور سری حضور انور دربار دُربار میں اجلال فرما ہوئے - دربار کے افتتاح پر نذرات پیش ہوئیں - جو آنحضور نے بخندہ پیشانی معاف فرمائیں - اُس کے بعد ملازمین و رعایائے ریاست کپورتھلہ اور رعایائے علاقہ اودھ کی جانب سے سپاسنامجات گوشگذار ہوئے - جن میں حضور انور کے عہد ہمایونی کی گوناگون برکات اور عقیدت مند ملازمین اور رعایا کے احساسات

شکر گذاری کا ذکر تھا۔ آنحضور نے ان کے
جواب میں اپنی فصیح تقریر میں فرمایا۔ کہ :-

حاضرین دربار!

عین اسی جگہ پر ساڑھے سال کا عرصہ ہوا
ہماری گدی نشینی کا دربار لگایا گیا تھا۔
اور دس سال پیشتر ہم نے اسی مقام پر
اپنی زریں جوبلی کا دربار منعقد کیا تھا۔
اکال پورکھ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ آج
ہمارے ساٹھ سالہ عہد حکومت پر الماسی جوبلی
کی خوشیاں منائی جا رہی ہیں ؂

ہم نے آپ کے سپاسنامے بڑی خوشی
کے ساتھ سنے ہیں۔ اور یہ معلوم کر کے ہمیں
بے حد اطمینان ہوا ہے۔ کہ ہمارے اہلکاران و
ملازمان اور ہماری رعایائے کپورتھلہ و علاقجات
اودھ کے دلوں میں ان انتظامات کا پورا
پورا احساس ہے۔ جو ہم ریاست کی ترقی
اور اُس کی بہتری کے لئے حسب ضرورت
گذشتہ ساٹھ سال سے عمل میں لاتے رہے
ہیں۔

ہم نے ہمیشہ اس اصول کو نباہنے کی
کوشش کی ہے کہ ہماری ریاست کے ہر
فرقہ و جماعت کے حقوق محفوظ رہیں۔ اور
ہمیں یہ معلوم کرکے بڑی خوشی ہوئی ہے۔
کہ ہماری رعایا ان انتظامات سے پوری طرح
فیضیاب ہوئی ہے۔ اس ترقی کے زمانہ میں
یوں تو سارے ہندوستان میں ہی زندگی
کے ہر پہلو میں ترقی ہوئی ہے۔ لیکن ہمیں
یقین ہے کہ ہمارے عہد میں ہماری رعایا
کو بہت سی آسائشیں میسر آئی ہیں۔ اور
ریاست ہذا نے حسب حیثیت اکثر سہولتیں
بہم پہنچانے میں فراخدلی سے کام لیا ہے۔
ہم اس امر کا شکریہ کے ساتھ اعتراف
کرتے ہیں کہ ہماری رعایائے ریاست
کپورتھلہ و علاقہ جات اودھ کے مختلف
طبقات کے درمیان باہمی تعلقات ہمیشہ خوشگوار
رہے ہیں۔ اور انہوں نے ہماری حکومت
کے ساتھ پورا پورا تعاون کیا ہے۔ جس
سے اگر ایک طرف ہماری حکومت کامیاب

رہی ہے - تو اس کے ساتھ ہی ہماری رعایا نے بڑی خوشحالی اور امن و امان کی زندگی بسر کی ہے - ہماری آرزو ہے - کہ آئندہ بھی یہ خوشگوار تعلقات قائم رہیں - اور جیسا کہ ہم نے اپنے پیغام میں آپ لوگوں کو یقین دلایا ہے - آپ کی بہبودی اور آسائش ہماری حکومت کا اولین اصول رہیگا - اہلکاران و ملازمان ریاست کے انتخاب میں ہمیشہ بشرط لیاقت و تجربہ اپنے اُن خیرخواہ اور پُرانے خاندانوں کے افراد کو ترجیح دی ہے - جنھوں نے ریاست کے لئے سالہا سال سے قابلِ قدر خدمات انجام دی ہیں - اب بھی اُن خاندانوں کے افراد ذمہ دار اور ممتاز عہدوں پر مامور ہیں ہم اُن کی نمک حلالی اور عقیدت مندی پر اُنہیں مبارکباد دیتے ہیں -

کاشتکاران و رعایائے علاقہ اودھ کے ساتھ ہمیں خاص اُنس رہا ہے - ہمیں افسوس ہے - کہ چند سالوں سے وہ مالی بدحالی کا

شتکار بن رہے ہیں - ہماری طرف سے اہلکارانِ اودھ کو ہمیشہ ہدایت رہی ہے۔ کہ کاشتکاران کے ساتھ ہمدردانہ اور فیاضانہ سلوک کیا جائے۔ اُن کی خوشحالی ہمارے اطمینان کا باعث ہے - ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ ہمارے اہلکارانِ اودھ نے باوجود مشکلات کے احکام کی پوری تعمیل کی ہے اس پر ہم اظہارِ خوشنودی کرتے ہیں۔

جو تحائف آپ سب نے باظہارِ عقیدت اس موقعہ پر پیش کئے ہیں - ہم اُنہیں بخوشی قبول کرتے ہیں - پیشتر اس کے ہم اپنی تقریر ختم کریں - ہم اپنی الماسی جوبلی کی تقریب پر اپنے ملازمین و جملہ رعایائے ریاست کپورتھلہ و علاقہ جات اودھ کی فلاح و بہبود کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مفصلہ ذیل مراعات کا اعلان کرنا چاہتے ہیں۔

۱- برائے آئندہ ریاست ہذا میں دیہات سدھار کے لئے دس ہزار روپیہ سالانہ منظور کیا گیا

ہے۔

۲- ہماری رعایا نے الماسی جوبلی کے موقعہ پر کچھ روپیہ جمع کیا ہے۔ ریاست کی طرف سے اس رقم میں بیس ہزار روپیہ اضافہ کیا جائیگا - جس کو ہر تحصیل میں لوگوں کی حسب خواہش مفید کاموں پر خرچ کیا جائے۔

۳- بمقام ڈھلواں ایک ہائی سکول قائم کیا جانا منظور کیا جاتا ہے۔

۴- جیل کپورتھلہ کے اُن قیدیوں کو جنکی میعاد سزا چھ ماہ ہے - فوراً رہا کیا جائے اور باقی ماندہ قیدیوں کی سزا میں ایک ماہ فی سال کی معافی دی گئی ہے۔

۵- ملازمین ریاست کی تنخواہوں کے پیمانہ جات میں کاٹ، شرح بڑھ اور عمر سبکدوشی ملازمت ان سب امور پر غور کرنے کے لیے ایک کمیٹی بنائی جائیگی - جسکی سفارش پر ملازمان کے ساتھ ہمدردانہ سلوک کیا جائے گا۔

۶- کاشتکاران علاقہ اودھ کی مالی مشکلات کو محسوس کرتے ہوئے جن کا وہ چند سال

سے سامنا کر رہے ہیں - ہم بقایا لگان
میں سے چار لاکھ روپیہ بالکل معاف کرتے
ہیں - اور ساتھ ہی منظور کرتے ہیں کہ
علاقہ جات اودھ میں ہمارے کاشتکاران و
مزارعان آئندہ سڑکات اور کنوؤں کے عین
قریب غیر آباد رقبہ میں درختان بغیر کسی
نذرانہ کے لگا سکتے ہیں -

آخیر میں ہم اکال پورکھ سے پرارتھنا
کرتے ہیں - کہ آپ سب خوش اور باامن
رہیں -

سری حضور انور کی تقریر دلپذیر کے
بعد دربار بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا -

ضیافت شاہی اور حضور والسرائے ہند اور ملک معظم کے پیغام تہنیت

۲۷ر نومبر ۱۹۳۷ء کو جناب ریذیڈنٹ صاحب ریاستہائے پنجاب سرحی حضور انور کی الماسی جوبلی کی تقریب سعید میں شمولیت کی غرض سے دارالریاست میں تشریف فرما ہوئے آپ کی تشریف آوری پر شام کو شالامار باغ میں بڑے وسیع پیمانے پر گارڈن پارٹی ہوئی اس موقعہ پر حاضرین کی ضیافت طبع کے لئے کئی قسم کی کھیلوں اور تماشوں کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔

سوا آٹھ بجے رات قصر شاہی میں ضیافت شاہی کا اہتمام ہوا۔ جس میں ذی شان شاہی

مہمانوں کے علاوہ اہلکاران ریاست بھی
شامل ہوئے۔ ضیافت کے اختتام پر حضور
ملک معظم کا جام صحت نوش کیا گیا۔ اس
موقعہ پر سری حضور انور نے ایک جامع
اور فصیح تقریر کی۔ جس میں آپ نے اپنے
عہد مبارک کی گوناگوں ترقیوں کا ذکر
کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے حکومت
میں ہمیشہ ان اصولوں پر عمل کیا ہے۔
ملک معظم سے وفاداری اور رعایا کی فلاح
و بہبود اور بالادست حکومت سے تعاون۔
اس کے بعد برطانیہ کے شاہی خاندان سے
اپنے خوشگوار تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے
فرمایا کہ ۱۸۹۳ء سے جبکہ ملکہ معظمہ آنجہانی
کو خراج عقیدت ادا کرنے کا موقعہ ہوا۔
آج تک شہنشاہان ہند مجھ پر خاص طور پر
مہربان رہے ہیں۔

سری حضور انور کی تقریر کے خاتمہ پر
صاحب ریذیڈنٹ ریاستہائے پنجاب نے ایک
عالمانہ تقریر کی۔ جس میں سب سے پہلے

آپ نے مندرجہ ذیل پیغام تہنیت حاضرین کے گوشگذار کیا۔ جو حضور والا مہرائے ہند نے سری حضور کی الماسی جوبلی کی تقریب پر بھیجا۔

براہ مہربانی اپنی الماسی جوبلی پہ میرا مخلصانہ پیغام تہنیت قبول فرمائیں اور میری دعا ہے کہ والا حضرتا کو اور والا حضرتا کی کشور کو خوشی فارغ البالی اور خوشحالی کے کئی مزید سال عطا ہوں۔

اس کے بعد آپ نے سری حضور انور کے تدبر اور حسن انتظام کی تعریف کی۔ اور سرکار انگلشیہ سے آپ خوشگوار تعلقات کا ذکر نہایت عمدہ الفاظ میں کیا۔ تقریر کے خاتمہ پر آپ نے سری حضور انور کا جام صحت تجویز فرمایا۔ جو سب حاضرین نے سروقد کھڑے ہو کر نوش کیا۔

۲۸ نومبر کو سری حضور انور نے رنادھیر جگجیت شفاخانہ کی جدید عمارت کی رسم افتتاح ادا فرمائی۔

بچو! تم حضور وائسرائے ہند کا وہ پیغام تہنیت پڑھ آئے ہو۔ جو آپ نے الماسی جوبلی کی مبارک تقریب پر آنحضور کو بھیجا نہایت فخر و مسرت کا مقام ہے۔ کہ اس مبارک تقریب پر اعلیحضرت ملک معظم قیصر ہند نے بھی سری حضور انور کو مندرجہ ذیل محبت بھرا پیغام تبریک بھیجا۔

اعلیحضرت ملک معظم قیصر ہند کا پیغامِ تبریک

۲۵ر نومبر۔ قصر بکنگھم لنڈن

والا حضرت مہاراجہ کپورتھلہ۔ میں آپ کو آپ کے ساٹھ سالہ عہد حکومت کی تکمیل پر جس کا آپ آج جشن منا رہے ہیں۔ مبارکباد دیتا ہوں اور میں والا حضرت اور والا حضرت کی کشور کی خوشحالی اور ترقی کے لئے دلی دعائیں بھیجتا ہوں۔

جارج۔ آر۔ آئی

سری حضور انور کا چین، جاپان

امریکہ اور یورپ کا سفر ۱۹۳۹ء

بچو! تم پچھلے بیانوں میں سری حضور انور کے مختلف سفروں کے حالات پڑھ آئے ہو۔ یہ آپ کا تیسرا لمبا سفر ہے۔ ۸/ اپریل ۱۹۳۹ء کو آپ اس سفر پر روانہ ہوئے۔ اور ۱۲/ اپریل کو منیلا پہنچے۔ جو جزائر فلپائن کا دارالخلافہ ہے۔ یہاں آپ نے چند یوم قیام فرمایا۔ یہاں کے اخبار "فلپائن ہیرلڈ" کے نامہ نگار نے آنحضور کے متعلق اخبار مذکور میں لکھا کہ سری حضور انور ایک خالص جری سکھ معلوم ہوتے ہیں۔ پینسٹھ سال کی عمر کے باوجود بنگال لانسر کی مانند سرو قد اور توانا نظر آتے ہیں۔ مختلف زبانوں میں نہایت فصاحت اور بلاغت سے بات چیت کرتے ہیں۔ اور آپ آبرستانی لوگوں کی مانند خوش مذاق واقع ہوئے

ہیں -

منیلا سے روانہ ہو کر آپ ہانگ کانگ اور شنگھائی ہوتے ہوئے جاپان کی بندرگاہ کوبے میں تشریف لائے اور وہاں سے کیوٹو پہنچے - جہاں آپ نے کوہستان فیوجیا کے قدرتی مناظر کی دید سے حظ اُٹھایا - دو دن کے مختصر قیام کے بعد آپ ٹوکیو میں تشریف فرما ہوئے - جہاں آپ نے شہنشاہ جاپان سے ملاقات فرمائی - اور شہزادہ و بیگم تاکا متسو کے ہمراہ کھانا تناول فرمایا -

ٹوکیو میں مختصر سے قیام کے بعد آپ یوکوہاما کی بندرگاہ پر پہنچے اور وہاں سے جہاز پر سوار ہو کر ہونولولو پہنچے - سرکار پور انور اپنے سفرنامے میں اس مقام کی بہت تعریف کرتے ہیں - آپ لکھتے ہیں کہ ہونولولو ایک پہاڑی جزیرہ ہے جو دلکش مناظر اور پیڑ بوٹوں پھولوں سے معمور ہے - اس مقام کو دیکھ کر یہ فارسی شعر یاد آتا ہے ؎

اگر فردوس بر روئے زمین است - ہمین است و ہمین است و ہمین است

یعنی اگر دُنیا میں کوئی بہشت ہے۔ تو
یہی مقام ہے۔ سرکار والا بحرالکاہل کے خوشگوار
سفر اور ہونولولو میں مختصر قیام کے بعد ۲۹ار
مئی کو سان فرانسسکو میں پہنچے جو شمالی
امریکہ کے مغربی ساحل پر ایک مشہور بندرگاہ
ہے۔ جہاں آپ نے بین الاقوامی نمائش کا
ملاحظہ فرمایا۔ اور جسے آپ نے بیحد پسند فرمایا
سان فرانسسکو کے قریب قابل دید مقامات
سان جوکیون وادی اور وادی یوسمٹ اور آبشار
آتشین کی سیر فرمائی۔ ان مقامات کے قدرتی
مناظر کی وجہ سے آپ بہت محظوظ ہوئے۔
سان فرانسسکو سے روانہ ہو کر آپ نے
شکاگو کی سیر فرمائی۔ اور وہاں سے نیو یارک
میں تشریف لائے۔ اور وہاں مشہور نمائش
عالم کی سیر کی۔ اس نمائش کے متعلق آپ
تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے بڑی نمائش
آج تک کہیں نہیں دیکھی۔ نیو یارک میں آپ
نے پریزیڈنٹ روز ویلٹ (صدر جمہوریہ امریکہ)
سے ملاقات فرمائی اور دوپہر کا کھانا اُن کے

ساتھ تناول فرمایا اور بہت دیر تک باہم تبادلہ خیالات کیا - آپ اُنکے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ "میری نگاہوں میں انکی بحیثیت ایک زبردست سیاستدان بے حد وقعت ہے جوکہ اس نازک مرحلے پر جس سے کہ ہم گذر رہے ہیں - امن عالم کے تحفظ کے لئے کوشاں ہیں"

نیویارک سے روانہ ہو کر ۱۷ جولائی کو لندن پہنچے اور وہاں سے روانہ ہو کر پیرس - جنیوا - بوسٹن - مان تریو اور ایویاں کی سیر فرمائی - اور وہاں سے زیورچ اور وینس ہوتے ہوئے ۱۳ اکتوبر کو بمبئی کی بندرگاہ پر فروکش ہوئے اور وہاں سے دارالریاست میں قدمرنجہ فرمایا -

---

دوسری جنگ عظیم سنہ ۳۹-۱۹۴۵ء
میں
ریاست کی طرف سے امداد

بچو تم پڑھ چکے ہو کہ بین الاقوامی مجلس
دنیا میں امن قائم کرنے اور کمزور اور چھوٹے
ملکوں کی حفاظت کی غرض سے قائم ہوئی تھی
دنیا کے تقریباً تمام ملک اس میں شامل تھے
مگر افسوس کہ ممالک جرمنی۔ اٹلی۔ جاپان اور
روس نے اس مجلس کے مقاصد کے خلاف
ہوس ملک گیری میں چھوٹے چھوٹے ملکوں کو
دبانا شروع کیا۔

اور اگست سنہ ۱۹۳۹ء کو جرمنی نے گورنمنٹ
برطانیہ کی صدائے احتجاج کی پرواہ نہ کرتے ہوئے
پولینڈ پر حملہ کر دیا۔ جس پر گورنمنٹ برطانیہ نے
۳ ستمبر سنہ ۱۹۳۹ء کو جرمنی کے خلاف اعلان جنگ
کر دیا۔

گورنمنٹ برطانیہ کے اعلان جنگ کے بعد

سری حضور انور نے ریاست کی قدیم روایات کے پیش نظر اپنی ریاست کے جملہ وسائل حضور ملک معظم کی حکومت کے پیش کر دیئے۔ نیز اپنے دو دلاور فرزندان کرنل - مہاراجکمار امیجیت سنگھ صاحب سی آئی ای وکپتان مہاراجکمار جیت سنگھ صاحب کی ذاتی خدمات بھی جنگ کے لئے پیش کر دیں۔ ستمبر ۱۹۳۹ء کے شروع میں سری حضور نے راجہ صاحب کی صدارت میں ایک رکروٹنگ بورڈ قائم کیا گیا۔ جسکی مختلف شاخیں تحصیلوں میں بھی بنائی گئیں اور افواج ریاست کی مناسب تیاری کے لئے بجٹ محکمہ جنگی میں ایک معقول رقم کا اضافہ منظور فرمایا گیا۔

۳۰ جنوری ۱۹۴۰ء کو خالصہ پنتھ کے ایک سربرآوردہ رکن کی حیثیت میں سری حضور انور نے سری گورو گوبند سنگھ جی کے مبارک جنم دن پر کلکتہ ریڈیو سٹیشن سے اپنے ہم مذہب سکھ بھائیوں کو مخاطب کر کے ایک پیغام براڈ کاسٹ کیا۔ جس میں آپکو اس شبھ دن کی خوشی میں مبارکباد دینے کے بعد فرمایا۔

آپ سب کو معلوم ہے کہ اس خوفناک جنگ کی وجہ

ہے جوکہ ان دنوں یورپ اور شمالی افریقہ میں جاری
ہے اور جس کے لئے ظالم جرمنی اور اطالوی ذمہ وار
ہیں۔ ہم ایک نہایت نازک دور سے گذر رہے ہیں۔
سلطنت برطانیہ نازی ازم کو نیست و نابود کرنے اور
امن پسند ملکوں کو نازیوں کے ظلم سے نجات دلانیکا
تہیہ کر چکی ہے۔ حق و راستی کی خاطر بہادر ہندوستانی
سپاہی بھی میدان جنگ میں داد شجاعت دے
رہے ہیں۔ اگرچہ وہ ہم سے ہزاروں میل دور میدان
کارزار میں لڑ رہے ہیں۔ لیکن وہ ہمارے خیالات
کے ہمیشہ قریب ہیں۔ ہمیں اکال پورکھ سے پرارتھنا
کرنی چاہیئے کہ برطانیہ عظمیٰ کو کامیابی اور فتح نصیب
ہو تاکہ دنیا میں امن قائم ہو سکے۔ میرا یہ پیغام
گھر گھر پہنچا دو تاکہ اکال پورکھ سے پرارتھنا کرتے
وقت سب لوگ میرے ہمراہ ہوں۔"

ہندوستان کی تمام ریاستوں میں سب سے
پہلے کپورتھلہ کی فوج کو جاپانیوں کے برخلاف
لڑنے کے لئے سنگاپور بھیجا گیا۔ لیکن بدقسمتی
سے وہ فوج دیگر ریاستی فوجوں کے ہمراہ جاپانیوں
کے ہاتھوں گرفتار ہو گئی۔

اس جنگ عظیم میں ریاست کے ۱۶۰۰ سپاہی مختلف جنگی محاذوں پر قابل قدر خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں - اس کے علاوہ ریاست نے تین ہزار سے زیادہ جوان پیادہ فوج میں بھرتی کرا کر ایک عظیم الشان خدمت سرانجام دی - اور قریباً دو ہزار نفوس بطور مستری - موٹر و لاری ڈرائیور اور دیگر کاموں کے لیئے بہم پہنچائے - ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ بطور چندہ جنگ میں دیا - اور ۲۱ لاکھ پچیس ہزار روپیہ ڈیفینس بانڈ اور قرضہ جنگ وغیرہ میں لگایا - ہر طرح جنگ کی امداد میں ریاست پورا اور نمایاں حصہ لیتی رہی - نیز سری حضور انور نے اپنی ریاست کے تمام وسائل حضور ملک معظم کی خدمت کے لیئے وقف کر دیئے - وہ تمام فوجی جو لڑائی میں مردانہ وار ہتھیلی پر جان رکھے ہوئے لڑ رہے تھے - انکے اہل و عیال کی دیکھ بھال اور حفاظت کے لیئے ریاست نے ہمہ قسم کی مالی و دیگر امداد مہیا کی - چنانچہ اس امر کی دیکھ بھال کیلیے ایک محکمہ قائم کیا گیا - جس نے پوری کوشش سے تمام فوجی گھرانوں کو بوقت ضرورت امداد پہنچائی -

آخرکار چھ سالہ جنگ یورپ یکم مئی ۱۹۴۵ء کو ختم ہوئی اور اتحادیوں کو فتح نصیب ہوئی اور جرمنی نے بھی اٹلی کے ڈیڑھ سال بعد ہتھیار ڈال دیئے۔

اتحادیوں کی مبارک فتح پر سری حضور انور نے اعلےٰ حضرت شہنشاہ معظم کو پیغام تبریک بھیجا۔ جس کے جواب میں حضور والا آقائے نامدار مہاراجہ انور کو اعلیٰحضرت شہنشاہ معظم کی جانب سے حسب ذیل مضمون کا برقیہ جواب قصر بکنگھم سے موصول ہوا۔

"اس تاریخی دن پر میں آپ کے وفادارانہ پیغام کے لیئے تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ ہم جلد ہی اپنے تمام دشمنوں کے خلاف مکمل فتح حاصل کریں گے۔

جارج آر۔ آئی"

اس مبارک کامیابی کے سلسلے میں شہنشاہ معظم کے علاوہ حضور وائسرائے لارڈ ویول کی جانب سے انڈیا آفس وائٹ ہال لندن ۱۴ مئی ۱۹۴۵ء کا مکتوب بنام ہزہائینس والا حضرت سری حضور انور والیٔ کشور کپورتھلہ موصول ہوا جس کا مضمون حسب ذیل

ہے :-

"آپ کے ۱۱ مئی کے تار یعنی اتحادیوں
کی جرمنی پر فتح کے پیغام مبارکباد
کے لئے بہت بہت شکریہ"

۷ا مئی کو بندگان عالی نے لارڈ لوئیس مونٹ
بیٹن سپریم کمانڈر جنوب مشرقی ایشیا کمان۔
جنوب مشرقی ایشیا کمان ہیڈ کوارٹر نئی دہلی
کو حسب ذیل مرقومہ ارسال فرمایا تھا۔

"برما میں جاپانی فوج کی مکمل شکست
اور مانڈلے اور رنگون پر قبضہ پر میں آپکو
دلی مبارکباد ارسال کرتا ہوں"۔

اس کے جواب میں جناب لارڈ لوئیس مونٹ
بیٹن کی طرف سے حسب ذیل جوابی مرقومہ موصول
ہوا ہے

"آپ کے پیغام تہنیت کے لئے جسے موصول
کرکے مجھے بہت خوشی ہوئی ہے بیحد شکریہ"

اتحادیوں کی کامیابی اور جرمنی کی شکست پر ریاست میں یوم فتح کسیفتح منایا گیا

۹ر۱۰ر مئی ۱۹۴۵ء کو تمام ریاست میں فتح کی تقریب پر تعطیل عام منائی گئی۔ ۹ر مئی کو غربا اور مساکین کو کھانا کھلایا گیا۔ اسی روز سکول اور زنانہ مدرسہ کے طلبا اور طالبات میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

۱۳ر مئی بروز اتوار تمام عبادتگاہوں میں دعائیں مانگی گئیں۔

۱۴ر مئی کو یوم فتح منایا گیا۔ پولیس اور فوج کے لوگوں کو مٹھائی تقسیم کی گئی۔

اسی روز دربار ہال کچہری گھر سے بوقت ۷ بجے شام پولیس اور فوج جلوس کی شکل میں جگجیت بازار سے ہوتی ہوئی شالامار باغ پہنچی۔ جنگی باجہ آگے آگے اپنی شان دکھاتا جارہا تھا۔ شالامار

باغ میں ایک شاندار میلہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس میں تمام افسران ریاست نے شرکت کی۔ رات کو جشن چراغاں ہوا اور تمام سکولوں میں مسرت کے شادیانے بجائے گئے۔ وزیر اعظم سرکار کپورتھلہ نے آم کے چار پودے بسلسلہ یادگار فتح شالامار باغ میں اپنے ہاتھوں سے لگائے۔ سرکاری گوردوارہ صاحب کلاں میں اکھنڈ پاٹھ رکھا گیا۔ نیز میلے کے اختتام پر آتشبازی سے رونق دوبالا کی گئی۔

جرمنی کی شکست فاش کے بعد اتحادیوں کی توجہ جاپان کی سرکوبی کی طرف ہوئی۔ چار ماہ کے عرصہ کے اندر ہی یعنی اگست میں جاپان نے ہتھیار ڈال دیئے۔ اس کامیابی پر حضور انور نے حسب ذیل تار حضور ملک معظم کی خدمت میں ارسال کیا:۔

"جاپان کی مکمل شکست اور ملک معظم اور اتحادیوں کی افواج کی مکمل فتح کی تقریب پر میں ملک معظم کی خدمت میں بصدق و احترام ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔ خدا

کرے کہ دنیا کو مستقل امن نصیب ہو
مہاراجہ کپورتھلہ"

جس کا جواب ملک معظم کی طرف سے مندرجہ ذیل موصول ہوا:-

"جاپان کے خلاف جنگ کے ختم ہونیکے موقعہ پر جبکہ غنیم پر ہمیں مکمل فتح حاصل ہو چکی ہے۔ آپ کے صدق و وفا سے پُر پیغام کا میں ممنون ہوں۔
جارج۔ آر۔ آئی"

ایک تار سری حضور اعلیٰ والئے کشور کپورتھلہ نے بخدمت نائب سلطنت ہند ارسال فرمایا۔ اس کا مضمون بمعہ جواب حسب ذیل ہے:-

"جاپان کی مکمل شکست اور برطانیہ اور اتحادیوں کی افواج کی مکمل فتح کی تقریب پر میں نہایت صدق دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں
مہاراجہ کپورتھلہ"

جواب

"$\frac{256}{G-T}$ جاپان کی شکست اور جنگ کے خاتمہ کی تقریب پر آپ کی مبارکباد کا میں

دل سے ممنون ہوں۔
یقیناً جو بیش قدر امداد آپ نے اور آپکی
ریاست نے اس فتحمندی کے حصول کے لئے
کی ہے۔ میں بدل اسکا ممنون ہوں۔

"نائب السلطنت"

١٦ اور ١٧ اگست ١٩٤٥ء کو جشن فتح کی
تقریب پر تمام ریاست میں تعطیل منائی گئی۔
ہر خاص و عام میں مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ چنانچہ
١٩ اگست ١٩٤٥ء کو ہر مذہب و ملت کی عبادتگاہوں
میں بدرگاہ ایزدی شکریہ فتح ادا کیا گیا۔ علاوہ ازیں
٢٧ اگست ١٩٤٥ء کو کپورتھلہ اور تحصیلات میں
جشن فتح منایا گیا۔ اور تمام ریاست میں اس روز
تعطیل کی گئی۔

٢٧ اگست ١٩٤٥ء کو ہی غربا میں بمقام
جلوخانہ کپورتھلہ کھانا تقسیم کیا گیا۔ نیز اسی تاریخ
کو افواج کپورتھلہ اور ملازمان پولیس اور قیدیوں
میں مٹھائی تقسیم ہوئی۔ علاوہ ازیں جلوس ودیا
ہال کچہری گھر سے شروع ہو کر جگجیت بازار میں

سے ہوتا ہوا شالامار باغ پر ختم ہوا۔ جنگی باجہ جلوس کے آگے تھا۔ فوج اور پولیس کے ارکان شامل جلوس ہوئے۔ ۶ بجے شام کو شالامار باغ میں ایک عام میلے کا انتظام ہوا۔ جس میں رقص کھیل اور مشاعرہ وغیرہ ہوا۔

پھگواڑہ۔ سلطانپور۔ بھولتھ اور بھونگہ میں بھی ۲۷ر اگست کو میلے منعقد ہوئے اور غربا کو کھانا کھلایا گیا۔

اہم سرکاری عمارات پر چراغاں کیا گیا شالامار باغ بیرونی دروازہ قصر شاہی میں خصوصیت سے بجلی کی روشنی کی گئی۔ اہلکاران اور کپورتھلہ کی پبلک اس جشن فتح میں شریک ہوئے اور اپنے اپنے مکانات پر انہوں نے بھی چراغاں کیا۔ بروز جشن فتح شام کے وقت صاحب وزیر اعظم نے اس فتح کے سلسلے میں بھی شالامار باغ کے قطعے کے چاروں گوشوں پر چار آم کے پودے بیادگار فتح نصب فرمائے۔ نیز شالامار باغ میں آتشبازی بھی چھوڑی گئی +

سری حضور انور کے عہد مبارک میں حکومت میں اصلاحیں

لڑکو! بڑے فخر کا مقام ہے کہ ہماری ریاست نے سری حضور انور کے عہد مبارک میں ایسی ترقی اور رونق پائی ہے کہ ہندوستان بھر کی اعلےٰ درجہ کی ریاستیں بھی اسکے مقابلہ میں پوری نہیں اُتر سکتیں۔

یادگار زمانہ بڈھے بڈھے لوگ جنہیں سرکار والا کے عہد مبارک سے پہلے حالات کا تجربہ ہے بیان کرتے ہیں کہ سری مہاراجہ صاحب بہادر نے ریاست کی کایا پلٹ دی ہے۔ ریاست کی ترقی اور رونق رعایا کی بہبودی اور خوشحالی کے سامان اس قدر ارزاں ہیں کہ اس سے پہلے ان کا عشر عشیر بھی نہ تھا۔ چنانچہ موجودہ انتظام سلطنت کے بارہ میں حضور گورنر صاحب پنجاب فرماتے ہیں کہ سری مہاراجہ صاحب نے جب سے عنانِ ریاست خود اپنے مبارک

ہاتھوں میں لی - اس وقت سے آپ کل والیان
ریاستہائے ہند کے لیے خضر راہ تصور ہوتے
ہیں اور نہ محض اُن کا وجود مبارک ایسا ہے
بلکہ اُنکی دیرینہ اور ترقی یافتہ حکومت بھی دوسری
ریاستوں کیلئے مشعل راہ کا کام دے رہی ہے -
حضور مہاراجہ صاحب نے ریاست کپورتھلہ کو جس
خوبی اور خوش اسلوبی سے آراستہ و پیراستہ کیا ہے
اور جو حسن انتظام یہاں برتا جاتا ہے - اُسکی
بنا پر ضرور کہا جا سکتا ہے کہ آج یہ ریاست
ہندوستان کی ہر ترقی یافتہ اور اعلےٰ ریاست سے
بلکہ ہندوستان کے اکثر اصلاح یافتہ حصوں سے
مقابلہ میں پوری اُترتی ہے - اور میں مہاراجہ
صاحب کو اس کامیابی پر دلی مبارکباد دیتا ہوں
ہمیری حضور اقدس دام اقبالہ نے ریاست کا انتظام
جدا جدا محکموں میں تقسیم کر دیا ہے - اور ہر ایک
محکمہ کو قواعد و ضوابط سے ایسا منضبط فرمایا ہے
کہ ہر ایک کام نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام پا
رہا ہے - رفاہ عام کے کاموں میں بڑی توسیع کی
گئی ہے - محکمہ تعلیم - حفظان صحت - صنعت و زراعت

اور وسائل آمد و رفت پر ہر سال کثیر روپیہ
صرف کیا جاتا ہے۔ رعایا کی جان و مال کی
حفاظت کے لئے پولیس اور فوج کا بہترین انتظام
موجود ہے۔ دادرسی کے لئے بڑے بڑے قصبوں
اور دارالریاست میں عدالتیں قائم ہیں۔ جن میں
قانون اور انصاف کا راج ہے۔ ہر ایک شخص
دادخواہی کے لئے محکمہ صدر تک پہنچ سکتا ہے۔

سرکار والا کو رعایا پروری کا بڑا ہی شوق
ہے۔ آپ نے رعایا کو اپنی حکومت میں بہت
سے حقوق عطا فرمائے ہیں۔ رعایا کے فائدے
اور آرام کے لئے ۱۹۱۲ء میں دیہاتی پنچایتوں
کا قانون رائج فرمایا اور ریاست بھر میں اس
وقت ۱۹۱ پنچایتیں ہیں۔ جن کے ممبر رعایا
کی رائے سے رعایا میں ہی منتخب کئے جاتے
ہیں۔ ان میں چھوٹے چھوٹے مقدمات یعنی
۵۰ روپیہ تک کے مالی مقدمات فیصل ہوتے
ہیں۔ حال ہی میں چند پنچایتوں کے اختیارات
میں توسیع کر دی گئی تھی بڑے بڑے قصبوں
میں میونسپلٹیاں قائم کی گئی ہیں اور دارالریاست

کپورتھلہ میں ۱۹۱۹ء سے لوکل بورڈ کا تقرر فرمایا گیا ہے۔ اور اس مجلس کے تیس ممبروں میں سے بیس ممبروں کو رائے عامہ سے منتخب کیا جاتا ہے جس کے اراکین کی صلاح و مشورہ سے ایک خاص رقم۔ سڑکوں۔ پلوں کی تعمیر اور محکمہ حفظان صحت پر صرف کی جاتی ہے۔ یہاں پر یہ ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ گذشتہ چھ سالوں میں سڑکوں کی تعمیر اور دیگر رفاہ عام کے کاموں پر پندرہ لاکھ روپیہ صرف کیا جا چکا ہے۔ جس سے بیس میل لمبی جدید سڑکیں اور بیائیں پر چار پل تعمیر ہو چکے ہیں۔

اس کے علاوہ ریاست میں ۱۹۱۶ء میں اسمبلی قائم ہوئی۔ جس کے دو تہائی ارکان انتخاب سے اور ایک تہائی نامزدگی سے مقرر کئے جاتے تھے۔ اس کے اراکین کو محکمہ تعلیم۔ محکمہ طبی۔ محکمہ زراعت و سررشتہ ہائے انتظام شہری پر رائے زنی کا حق حاصل تھا۔ ریاست کی سالانہ آمدنی اور خرچ کا حساب بھی اس کے اجلاس میں پیش ہوتا تھا۔ یہ مجلس رعایا کے

حق میں بڑی مفید ثابت ہوئی تھی۔ وقتاً فوقتاً اس میں رعایا کی ضروریات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے جن اصلاحات کی سفارش سری حضور انور کے پیش ہوئی۔ سری حضور والا نے اُسے بڑی خوشی سے منظور فرمایا۔

جنوری ۱۹۲۷ء میں سرکاری اور غیر سرکاری ممبروں کی ایک کمیٹی قائم کی گئی جو رعایا کے تمام طبقوں کی نمائندگی کرتی ہے۔ اس کمیٹی کے سپرد اسمبلی کو دوبارہ قائم کرنے کے سوال پر غور کرنے کا کام ہے۔ امید ہے کہ اس کمیٹی کی سفارشات پر جدید اسمبلی کے اختیارات میں مزید توسیع کی جائیگی۔ مزید براں سری حضور والا نے حکم صادر فرمایا کہ بڑے افسران و دیگر ملازمین کا انتخاب بلا تمیز مذہب و ملت لیاقت کے لحاظ سے رعایا کے افراد سے ہی کیا جائے۔ جس پر پورا پورا عمل کیا جاتا ہے۔ اور ضروریات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ریاست کے لائق طلباء کو وظیفے دے کر ولایت یا علاقہ انگریزی میں تعلیم اور ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے بھیجا جاتا

ہے۔ اور تعلیم ۔ یا ٹریننگ حاصل کرنے کے بعد ان کو ریاست میں متناسب عہدوں پر مقرر کیا جاتا ہے۔

سری حضور انور کے عہد مبارک میں

رفاہ عام کے کام

سری حضور انور کے عہد مبارک میں رفاہ عامہ کے اس قدر کثیر کام ظہور میں آئے ہیں کہ لوگ آپ کے مبارک عہد کو سنہری زمانہ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اور واقعی آپ کا عہد مبارک رعایا کے حق میں ابر رحمت سے کم نہیں۔ سری مہاراجہ صاحب بہادر کو اپنی پیاری رعایا کی خوشحالی بہبودی اور آسائش کا اس درجہ خیال ہے کہ ہر وقت اسی خیال میں محو رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رعایا کے دلوں میں بھی آپ کی بیحد عقیدت اور عزت کا جذبہ ہر وقت موجزن

رہتا ہے اور آپ کی ہر دلعزیزی کا سکہ رعایا کے ہر ایک فرد کے دل پر منقوش ہے سری حضور انور نے رفاہ عام اور فیض انام کے سر چشمے اس قدر جاری فرمائے ہیں۔ کہ ان کی سیرابی سے ریاست کپورتھلہ ایک خطہ بہشت بن گیا ہے۔ آپ کے عہد مبارک میں شہر کپورتھلہ میں پختہ گلی کوچوں صاف سڑکوں زمین دوز نالیوں۔ واٹر ورکس اور روشنی کا نہایت عمدہ انتظام کیا گیا ہے۔ گرد و نواح کے چمنوں اور کوٹھیوں نے شہر کے منظر کو اور بھی دلفریب بنا دیا ہے۔ شاہی محلات۔ جوبلی ہال۔ جامع مسجد اور شاہی گوردوارہ کی خوبصورت عمارات اور جگمگاتے بازار کی ہمرنگی نے شہر کی رونق اور خوبصورتی کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ اور کپورتھلہ جو پہلے ایک معمولی قصبہ تھا۔ اب ایک خاصہ خوبصورت شہر بن گیا ہے۔

سرکار والا کو رفاہ عام کے کاموں سے بڑی دلچسپی ہے۔ ریاست کی آمدنی کا اکثر حصہ محکمہ جات تعلیم و حفظان صحت۔ صنعت و زراعت اور وسائل

آمد و رفت کی ترقی پر صرف کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر یہاں اس بات کا ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کے عہد مبارک سے پہلے محکمہ تعلیم پر صرف بائیس ہزار روپیہ سالانہ صرف ہوتا تھا۔ مگر اب اس محکمہ کے اخراجات دو لاکھ روپیہ سالانہ سے بھی تجاوز کر گئے ہیں۔ جو رفاہ عامہ کے کاموں میں سرکار حضور انور کی بیش از بیش توجہ اور دلچسپی کا بیّن ثبوت ہے۔

ریاست میں لازمی اور جبری تعلیم کا اجرا ہے۔ گاؤں گاؤں میں مدرسے جاری ہیں۔ پرائمری مدرسوں میں فیسیں معاف کر دی گئی ہے اکثر جگہ زنانہ مدارس کا اجرا بھی کیا گیا ہے۔ اور تعلیم نسواں کی ترقی کے خیال سے پرائمری مدارس میں لڑکوں اور لڑکیوں کی مشترکہ تعلیم کا انتظام فرمایا گیا ہے۔ پسماندہ اقوام کی بہبودی کے خیال سے ان کے بچوں کے لئے سکولوں میں ماہوارہ وظائف مقرر ہیں۔ اور ان کے مفاد کیلئے صدر مقام میں ایک صنعتی سکول کا اجرا فرمایا گیا

ہے۔

محکمہ حفظان صحت پر بھی ہر سال کثیر روپیہ خرچ کیا جاتا ہے۔ ریاست میں ۸ بڑے اور ۸ چھوٹے شفاخانے بنائے گئے ہیں۔ جنہیں مریضوں کو دوائی اور مشورہ مفت ملنے کے علاوہ ان کی رہائش اور خوراک کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ دیہات کے اکثر تجربہ کار حکیموں اور ویدوں کو بھی سرکار کی طرف سے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ تاکہ وہ رعایا کا علاج بڑے شوق اور دلچسپی سے کریں۔ وبائی امراض کے ٹیکے کے لیے سفری ڈاکٹر مامور کئے گئے ہیں۔ انکے علاوہ ریاست میں حیوانات کے علاج کے لیے مویشیوں کے ۵ شفاخانے بنا دیئے گئے ہیں۔

دیہات کی صفائی ترقی اور بہبودی کیلیے ایک جدا محکمہ دیہات سدھار قائم کیا گیا ہے اس محکمے کو مفید پرچار کے لیے ایک گاڑی مہیا کر دی گئی ہے۔ جس میں ریڈیو گراموفون اور مکبر الصوت آلہ لگا ہوا ہے۔ اس کے ذریعہ دیہات میں حفظان صحت۔ نسل کشی۔ اشتمال اراضی

تعلیم بالغان وغیرہ مفید ہدایات کی اشاعت کی جاتی ہے۔ دیہاتیوں کی فائدہ کی غرض سے اس گاڑی کے ہمراہ افسر دیہات سدھار کے علاوہ دو ڈاکٹر انسانی اور حیوانی امراض کے لیئے بھی ہوتے ہیں۔

ریاست کی زرعی ترقی کے لیئے ایک جدا محکمہ زراعت بنایا گیا ہے۔ جس کے ماتحت مرکزی زراعتی فارم کے علاوہ تحصیلوار زراعتی فارم ہائے ہیں۔ جن میں مختلف مفید اجناس کی کاشت کے تجربات کیئے جاتے ہیں۔ اور ان تجربات سے ریاست کے زمینداروں کو مستفید کیا جاتا ہے۔ ان زرعی تجربات کے علاوہ ریاست کے زمینداروں کے لیئے عمدہ بیج کی بہم رسانی کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔ نیز مویشیوں کی نسلی ترقی کے لیئے سرکاری طور پر اعلےٰ قسم کے سانڈوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ زمینداروں کی مالی حالت کی درستی اور امداد کے لیئے تقاوی کا اجرا فرمایا گیا ہے۔ زمینداروں کی بہبودی کی غرض سے ایک لاکھ پانچ ہزار روپیہ کی رقم بطور

تقاوی وقف کر دی گئی ہے۔ جس پر کسی قسم کا سود نہیں لیا جاتا۔

زمینداروں کی بہبودی اور خوشحالی کے لئے ۱۹۱۲ء سے انجمن ہائے امداد باہمی کا اجرا کیا گیا ہے۔ اس وقت ریاست بھر میں ۲۸۵ رجسٹرڈ انجمنیں موجود ہیں جو زمینداروں کو کم شرح سود پر قرض دیتی ہیں۔ ان انجمنوں سے ریاست کے زمینداروں کی حالت بہت سدھر گئی ہے۔

تجارت کی ترقی کے لئے بڑے بڑے قصبوں میں تجارتی منڈیاں قائم کر دی گئی ہیں۔ اور وسائل آمد و رفت کو بڑی توسیع دی گئی ہے۔ ریاست میں جا بجا کچی اور پختہ سڑکوں کا جال بچھا ہوا ہے۔ خوردنی اشیاء پر بہت کم محصول لیا جاتا ہے۔ ہمری حضور انور نے ریاست کی صنعتی ترقی پر بھی خاص توجہ مبذول فرمائی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں ریاست میں شکر سازی کے دو عظیم الشان کارخانے ہمیرہ اور پھگواڑہ کے مقام پر جاری ہوئے ہیں۔ جگتجیت کارخانہ شکر سازی پھگواڑہ چار سو ٹن اور پرمجیت کارخانہ شکر سازی

ہمیرہ بارہ سو ٹن روزانہ کماد پیلنے کی طاقت رکھتا ہے۔ یہ دونوں کارخانے ہر موسم میں ۷۵ لاکھ من کماد پیلینگے۔ ان کارخانوں سے ریاست کی خوشحالی بڑھیگی۔ کیونکہ زمیندار لوگ گنّے کی کاشت سے نفع پائیں گے۔ اور مزدور و ملازم پیشہ اشخاص کے لیئے کسب معاش کا اچھا ذریعہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ کپاس بیلنے۔ برف بنانے اور چمڑہ سازی کے بھی کارخانے جاری ہیں۔

سری حضور انور کو اپنی دیہاتی رعایا کی بہبودی کا خاص خیال ہے۔ سنہ ۱۹۳۵ء میں آپ نے لگان میں ایک لاکھ چھپن ہزار روپیہ کی معافی کا اعلان فرمایا۔ اور سنہ ۱۹۳۹ء میں مبلغ اٹھائیس ہزار روپیہ سالانہ کا ملبہ ٹیکس بھی ہمیشہ کے لیئے معاف فرما دیا۔

سری حضور انور کو رعایا کی بہبودی کا اس درجہ خیال ہے۔ کہ مذکورہ بالا رفاہ عامہ کے کاموں کے علاوہ آپ نے رعایا کی مجلسی اصلاح کی غرض سے ریاست عالیہ میں بہت سے مفید قوانین نافذ کر

دیئے ہیں۔ مثلاً ریاست بھر میں قانوناً صغیر سنی کی شادی کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ یہاں پر اس حقیقت کا ظاہر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ سری حضور انور نے اور اصلاحات کی مانند اس مفید قانون کے اجرا میں بھی دیگر ریاستہائے ہند اور علاقہ انگریزی سے پیش قدمی کی ہے۔ علاقہ انگریزی میں ریاست عالیہ کی مثال پر اس قانون کا نفاذ کئی سال بعد کیا گیا۔ ایسا ہی ایک اور قانون کم سن بچوں کو تمباکو نوشی کی ممانعت کی غرض سے رائج کیا گیا۔

سری حضور انور کی سیاحت اور اُسکے نیک اثر

لڑکو! ہمارے نیک دل تاجدار بڑے سیاح ہیں۔ دنیا کا کوئی ملک اور کوئی حصہ ایسا نہیں پاؤگے۔ جس کی سیر آپ نے نہ کی ہو۔ بقول سری مہاراجہ صاحب الور کہ "نقشے پر ان مقامات کو دیکھنے کی نسبت جنکی سیر سری حضور عالا

نے کی ہے۔ ان مقامات کو دیکھنا زیادہ درست ہے
جہاںتک سری حضور والا تشریف نہیں گئے۔"
خداوند کریم نے سری حضور انور میں وہ تمام صفتیں
پیدا کر دی ہیں جو ایک والئے ریاست کیلئے فخر
و ناز کا موجب ہیں۔ اُن بے شمار امتیازی اوصاف
کے علاوہ خدا نے آپ کو ایسا مذاق سلیم عطا کیا
ہے کہ آپ کے تمام ہمعصر والیان ریاست آپ
کی اس لاجواب صفت پر رشک کھاتے ہیں۔
جہاں آپ کے انوار ریاست کے ہر ایک شعبہ میں
درخشاں ہیں۔ وہاں اسکے نیک اثرات آپ کے
عالمگیر سفروں میں زیادہ روشن اور نمایاں ہیں
جن شخصوں کو آپ کے سفرنامے پڑھنے کا
اتفاق ہوا ہے۔ وہ آپ کے مذاق سلیم اور
عالمانہ لیاقت کی داد دیتے ہیں۔
سرکار والا نے دنیا بھر کا سفر آنکھیں کھول
کر کیا ہے۔ آپ کا مذاق اس دانشمند باغبان
کی مانند ہے جو مختلف باغوں اور گلزاروں کی
سیر سے اپنا دل لبھاتا ہے مگر جو خوبصورت
پھول کہیں دیکھ پاتا ہے۔ ان کا گلدستہ بنا کر

اپنے باغ کو سجا لیتا ہے ۔ سری حضور انور کی سیاحت میں یہی اصول کار فرما نظر آتا ہے ۔ چنانچہ جو جو مفید باتیں آپ نے دوران سفر میں ملاحظہ کیں ۔ اُن سے اپنی رعایائے ریاست کو فیضیاب کیا ۔ یہانتک کہ اگر ہم سری حضور انور کے سفرناموں اور ریاست کی موجودہ ترقی اور خوشحالی کی تاریخ کو ملا کر پڑھیں تو علّت و معلول کا ایک مربوط سلسلہ قائم ہو جاتا ہے اور ان سفروں کی کوئی دوسری غرض و غایت ہی نظر نہیں آتی ۔ درحقیقت ریاست کپورتھلہ کی موجودہ شاندار ترقی بہت حد تک سری حضور انور کی سیاحت ہی کے سبب سے ہے ۔

سرکار والا اپنے دوران سفر میں جن جن ممالک میں تشریف لے گئے ۔ وہاں کے شاہان و عمائدین نے آپ کی بہت قدر کی اور شاہی مدارات کے علاوہ قابل قدر اعزازات و خطابات سے سرافراز فرما کہ آپ کی بہترین لیاقت کی داد دی — ان اعزازات و خطابات کی طویل فہرست بلا شبہ ریاست اور اس کے بےنظیر والی کیلئے باعث فخر ہے ۔ جسنے اپنا

اور اپنی ریاست کا نام دنیا بھر میں روشن کر دیا ہے
سری حضور انور کی سیر و سیاحت نے آپکی قدرتی لیاقتوں
کو چمکانے میں سونے پہ سہاگے کا کام کیا ہے۔
اس سے آپ کے خیالات میں شگفتگی۔ وسعت اور
بلند پروازی پیدا ہو گئی ہے جو مشرقی تاجداروں
میں خاص طور پہ تعریف کے قابل ہے۔ چنانچہ سر
جعفری صاحب گورنر پنجاب نے اپنی ایک تقریر میں
سری حضور والا کے متعلق فرمایا تھا کہ "سیاحت سے
آپ میں ایک وسیع النظری پیدا ہو گئی ہے۔ جو
دوسرے والیان ریاست میں کم دیکھنے میں آتی ہے
مجھے حضور مہاراجہ صاحب سے مدت سے ملنے کا
فخر حاصل ہے۔ ہر ایک معاملہ میں جہاں میں نے
ان سے صلاح و مشورہ کیا ہے۔ انکی رائے کو
واثق اور پختہ پایا ہے۔ اور ہمیشہ اُن کا نظریہ
اعلےٰ اور اصول افضل رہا ہے۔ ریاست کی بہت
سی حکومتی اصلاحیں اور رواداراںہ کام آپ کی
وسیع النظری کا بیّن ثبوت ہے۔"

سری حضور انور کا لگاتار تین مرتبہ بین الاقوامی
مجلس میں والیان ریاستہائے ہند کی طرف سے نمائندہ

منتخب ہونا آنحضور کی بہترین سیاستدانی اور تجربہ کاری کا شاہد ہے اور پھر مجلس مذکورہ میں آپکی نمایاں خدمات ریاست کپورتھلہ بلکہ ہندوستان بھر کے سر کو بلند کرنے والی ہیں۔

سرکار والا کی سیاحت کے بیشمار اور مفید نیک اثرات صرف ریاست کپورتھلہ تک ہی محدود نہیں بلکہ آپکے سفروں کا نیک اثر ملک ہندوستان پر بھی ہوا ہے۔ سرحضور انور نے یورپ بلکہ دنیا بھر کی غلط فہمیوں کو دور کرنے میں بڑی حد تک کامیابی حاصل کی جو ان ممالک میں ملک ہند یا اہل ہند کے متعلق پائی جاتی تھیں یہانتک کہ سری حضور انور کی حب الوطنی اور عمدہ کارگذاری کی تعریف بڑے بڑے ہندوستانی مدبروں نے بھی کی۔ الغرض سری حضور والا کی سیاحت کے نیک اثرات اس قدر نمایاں اور انکے احسانات کا بار اس قدر گراں ہے کہ ہم ان سے کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتے

سری حضور انور کے عہد مبارک میں تعلیمی ترقی

لڑکو! آؤ ہم تمہیں بتائیں کہ سری حضور انور کے عہد مبارک میں تعلیم نے کسقدر ترقی کی ہے ۱۸۹۰؁ء میں جب سری حضور انور گدی نشین ہوئے۔ ریاست کے تمام سکولوں میں ۱۷۰۰ طلباء تعلیم حاصل کرتے تھے۔ جن میں سے ۱۰۷۳ طلبا ۱۳ دیہاتی مدرسوں میں تعلیم پاتے تھے لیکن اب ریاست میں ۴۲ پرائمری سکول۔ ۱۳ لوئر مڈل سکول۔ ۲۹ اینگلو ورنیکلر مڈل سکول۔ ۴ سرکاری ہائی سکول اور ۳ پرائیویٹ ہائی سکول ہیں۔ اور ایک انٹرمیڈیٹ کالج ۱۸۹۷؁ء سے قائم ہے۔ جس کے ایک حصے میں انگریزی تعلیم ایف اے تک اور دوسرے حصے میں سنسکرت کی تعلیم شاستری تک دی جاتی ہے۔ اسکے علاوہ ریاست میں پانچ امدادی پاٹھ شالائیں بھی ہیں۔ لڑکیوں کی تعلیم کے لئے چار سرکاری زنانہ مدارس اور ۱۲ امدادی زنانہ

مدارس ہیں۔ ریاست بھر کے تمام سکولوں میں ۲۱۳۱۴ لڑکے اور ۲۰۸۲ لڑکیاں زیر تعلیم ہیں۔ سری حضور انور کو تعلیم سے خاص اُنس ہے۔ آپ نے اشاعت تعلیم کی غرض سے ۱۹۱۱ء سے ریاست کے خاص خاص حصّوں میں لازمی تعلیم کا قانون رائج فرمایا ہے اور پرائمری سکولوں میں طلبا سے کسی قسم کی فیس نہیں لی جاتی۔ آپ کے عہد مبارک میں محکمہ تعلیم پر ہر سال کثیر روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ اس محکمہ کا صرف بائیس ہزار روپیہ سالانہ سے تجاوز کر کے دو لاکھ روپیہ سالانہ تک پہنچ گیا ہے۔ آپ کے عہد مبارک میں شہر کپورتھلہ میں کثیر رقم کے صرفہ سے کالج اور ہائی سکول کی نئی عمارات تعمیر ہوئی ہیں۔ پھگواڑہ اور سلطانپور میں بھی سکولوں کی نئی عمارتیں بنائی گئی ہیں۔

سرکار والا نے ایک سالانہ گرانقدر رقم پسماندہ اقوام کی تعلیمی ترقی کے لیے وقف فرمائی ہے۔ جس میں سے ان کے بچوں کو وظائف دیئے جاتے ہیں۔ اور صدر مقام میں ایک صنعتی سکول خاص ان

اقوام کے بچوں کے لیے کھولا گیا ہے۔ جس میں تعلیم پانے والے طلبا کو معقول وظائف دیے جاتے ہیں۔

ہر سال شہر کپورتھلہ میں ایک تعلیمی دربار منعقد ہوتا ہے۔ جس میں سری حضور انور اپنے دست خاص سے ریاست بھر کے مستحق طلباء کو انعامات عطا فرماتے ہیں۔ اس دربار میں آنحضور تعلیمی سالانہ رپورٹ کو سماعت فرماتے ہیں اور اپنے بیش قیمت خیالات کا بھی زبان مبارک سے اظہار فرماتے ہیں۔

سررشتہ تعلیم اپنی اکثر ترقیوں میں سردار بہادر کرنل امرجیت سنگھ صاحب ایم اے کا مرہون منت ہے۔ جو وزیر دربار و نائب صدر کونسل اور صیغہ جنگی کے اعلے افسر تھے۔ آپ بہت عرصہ تک محکمہ تعلیم کے مشیر رہے تھے۔ محکمہ تعلیم کی اکثر اصلاحیں اور ترقیاں آپ ہی کی مبارک کوششوں کا نتیجہ تھیں ٭

سری حضور انور کی پُر فضائل ذات

اور ہمارا فرض

خدا نے سری حضور انور کی مبارک ذات میں اس قدر اوصاف حمیدہ پیدا کر دیئے ہیں جو ایک انسان کے حیطۂ اکتساب سے باہر ہیں۔ بات اصل میں یہ ہے کہ خدا جس عالی ہمت روشنضمیر اور برگزیدہ ہستی کو کسی ملک کے باشندوں کی رہنمائی اور انتظام کے لیئے مقرر فرماتا ہے۔ اس میں ایسے امتیازی اوصاف اور طاقتیں بخش دیتا ہے۔ جسکی وجہ سے وہ عام لوگوں سے تمیز ہو سکے اور تاجداری کے مشکلترین فرائض کو بوجہ احسن سر انجام دے سکے۔ ان ہی امتیازی اور نمایاں اوصاف کے ماتحت ہندو بادشاہ کو پرمیشور کا اوتار اور مسلمان ظل اللہ (خدا کا سایہ) مانتے ہیں اور اُسکی اطاعت اور فرمانبرداری کو فرض عین سمجھتے ہیں۔ سری حضور انور کی پُر فضائل ذات

میں عدل و انصاف۔ رحم و سخاوت۔ سیاستدانی اور تدبر کے بےنظیر اوصاف اس قدر نمایاں ہیں کہ آپ کی مبارک ذات والیان ریاست کے لیے مشعلِ ہدایت کا کام دیتی ہے اور والیان ریاستہائے ہند آپ کی ذات والا صفات پر بجا طور پر فخر و ناز کرتے ہیں۔

سرکار والا کی رعایا پروری کا یہ حال ہے۔ کہ آپ کے عہد مبارک میں رعایائے ریاست امن و امان و آرام۔ علم و تہذیب اور عدل و انصاف کی نعمتوں سے مالا مال ہے۔ ریاست کے کونہ کونہ میں نورِ علم کی ضیا پاشی ہے۔ حکومت کی بہترین کوششیں رفاہ عام کے ذرائع و اسباب کی بہم رسانی کے لیے وقف ہیں۔ ریاست کی آمدنی کا بیشتر حصہ رفاہ عام کے کاموں پر صرف کیا جاتا ہے۔ رعایا کے جان و مال اور امن و امان کی حفاظت کے لیے پولیس اور فوج کا بہترین انتظام موجود ہے اور داد رسی کے لیے بلا امتیاز عدالتوں کے دروازے کھلے ہیں۔ مساوات اور انصاف کا دور دورہ ہے۔

حکومت میں رعایا کے جذبات کی خاص قدر کی جاتی ہے۔ مفید اور عمدہ قوانین کی ترویج سے مجلسی اصلاح اور ترقی کے اسباب مہیا ہیں۔ سری حضور انور کی رواداری کی برکات سے رعایا کے مختلف طبقات محبّت و اخوّت اور امن و امان کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ الغرض رام راج ہے۔

"پیارے لڑکو!" ہم یہ تحریر کرتے ہوئے فخر کرتے ہیں کہ یہ سب کچھ برکتیں اور فتوحات سری حضور انور مہاراجہ صاحب کپورتھلہ ہی کے مبارک عہد میں ہمیں دیکھنا نصیب ہوئی ہیں۔ لہٰذا ہمارا یہ اخلاقی فرض ہے کہ ہم آپ جیسے لائق، قابل اور رعایا پرور حاکم کی فرمانبرداری اپنے لئے ضروری تصوّر کریں۔ کیونکہ دنیا کا کوئی نظام حکومت حاکم کی اطاعت کے بغیر ترقّی کے میدان میں گامزن نہیں ہو سکتا۔

ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالےٰ ایسے مدّبر اور لائق ہردلعزیز نامور و مہربان فرمانروا آقا کو تا ابد سلامت باکرامت رکھے۔